نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ

قادیان دارالامان سے — یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

جلد ۱۳

نمبر ۷/۸

مہینے میں دو بار — زنانہ اخبار

ایڈیٹر

محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) عورتوں سے سلوک

یکم مارچ ۱۹۰۳ء کو مسجد میں مستورات کا ذکر چل پڑا۔ ایک شخص کے متعلق حضورؑ نے سنایا کہ:۔

"ان کے مزاج میں اوّل سختی تھی۔ عورتوں کو ایسا رکھا کرتے تھے، جیسے زندان میں رکھا کرتے ہیں اور ذرا وہ نیچے اُتریں تو انکو مارا کرتے۔ لیکن شریعت میں حکم ہے۔ عاشروھن بالمعروف۔ نمازوں میں عورتوں کی اصلاح اور تقویٰ کے لئے دُعا کرنی چاہیئے قصاب کیطرح برتاؤ نہ کرے۔ کیونکہ جبتک خدا نہ چاہے کچھ نہیں ہو سکتا۔ مجھپر بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کو پھرواتے ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسی بیماری ہے کہ جس کا علاج پھرانا ہے۔ جب انکی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے۔ تو بدیں خیال کہ گناہ نہ ہو۔ کہا کرتا ہوں کہ چلو پھرالاؤں۔ اور بھی عورتیں ہمراہ ہوتی ہیں۔"

(البدر نمبر ۸ جلد ۲)

(۳) پہلی بیوی والے کو لڑکی نہ دینا

"بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کیوقت دیکھ لیتے ہیں کہ جسکے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے۔ اسکی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ۴۴

۴۴ ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دُوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو انکو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔"

(۳) قوم کا سوال

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دُوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبّر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔"

(۴) شادیوں میں فضول خرچی

"ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں۔ اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑووں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اسکے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنیوالا نکاح کے بعد ولیمہ کرے۔ یعنی چند دوستوں کو کھانا پکاکر کھلادیوے۔" (الحکم نمبر ۲۳ جلد ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

معارف القرآن

یعنی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ درسِ قرآن شریف سے نوٹ

(مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان)

سورۃ العٰدیٰت پارہ ۳۰

قسم ہے مجھ کو عادیات کی۔ ہانپ کر بھاگنے والوں کی۔ گھوڑا جب دوڑتا ہے تو اُس کے مُنہ سے جو آواز نکلتی ہے وہ ضبح کہلاتی ہے۔ پھر انکی قسم ہے جو قدح کرتے ہیں۔ قدح: ایک چیز کو دُوسری چیز پر مار کر آگ نکالنے کو کہتے ہیں۔ فَالمُغِیرٰتِ صُبْحًا پھر صبح کیوقت حملہ کرنیوالوں کی قسم ہے۔ مغیرات سے ہی غارت نکلا ہے۔ قرآن شریف ایک نہایت لطیف کتاب ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بڑے بڑے واقعات کا ذکر دیتی ہے۔ صبح کیوقت حملہ کرنا مُسلمانوں کی خصوصیت ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ بغیر ہوشیار کرنے کے حملہ نہ کرو۔ شائد وہ صلح کرنی چاہتے ہوں۔ حالانکہ دُوسری اقوام رات کو ڈاکہ ڈالنا بہادری خیال کرتی ہیں۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا۔ پھر وہ گھس جائیں گے ایک اور لشکر میں۔ اس میں فتح مکّہ کیطرف اشارہ ہے۔ اور بتایا ہے کہ وہ پتھریلی جگہ ہو گی۔ جہاں گھوڑوں کے سموں سے آواز نکلے گی۔ مگر دشمن مقابلہ نہیں کر سکیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ۔ ہم نے تو مکّہ کو عبادت کی جگہ بنایا تھا۔ مگر انسان بڑا ہی ناشکرا ہے کہ اسنے وہاں جنگ کرایا۔ اور صلح حدیبیہ کے معاہدہ کو اُس نے توڑ ڈالا۔ اگر وہ ناجائز دوستی نہ کرتے تو ایسا نہ ہوتا۔ بُعْثِرَ: اُوپر کی چیز نیچے کر دی جائے گی۔ ضروری نہیں۔ کہ اس سے قبریں ہی مراد ہوں۔ بلکہ یہ ایسا ہی محاورہ ہے جیسے ہم کہا کرتے ہیں۔ کہ گڑے مُردے اکھیڑنا۔ یعنی پُرانی باتیں جو راز سربستہ ہوں گی۔ ظاہر ہو جائیں گی۔ جیسے فتح مکہ کے دن جب آپ نے بیعت لیتے وقت عورتوں سے کہا۔ کہ تم کہو۔ ہم شرک نہیں کریں گی تو اس پر ہندہ نے جو بھیس بدلکر عورتوں میں آگئی تھی۔ بے اختیار کہا۔ کہ کیا اَب بھی ہم شرک کریں گی۔ جبکہ آپ نے شرک کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اُن کے دِل شرک کو چھوڑ چکے تھے۔ صرف ہٹ دھرمی سے اُسے اختیار کئے ہوئے تھے۔ اور یہ ایک راز تھا جو اس دن اُن پر ظاہر ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت جوبلی اور احمدی خواتین

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات تمام دُنیا کیلئے یکساں فائدہ مند ہے۔ آپکی ہمدردی، آپکی قوت قدسیہ اور آپکی دُعاؤں سے ہم نے ایک جیسا فائدہ اُٹھایا۔ آپ کا علم ایک سمندر کی طرح ہے۔ جس سے ہر ایک نے اپنے مقدور کے مطابق اپنے آپکو سیراب کیا۔ آپکی دُعائیں جو رات کی تاریکی کو پھاڑ کر عرش الٰہی تک پہنچیں ان سے کوئی بھی محروم نہیں رہا۔ آستانِ الٰہی پر جو آنسو آپ نے گرائے۔ اُن میں ہمارے لئے بھی آنسو تھے۔ اور مَیں تو کہتی ہوں۔ ہم مستورات کو آپ کی ذات بابرکات سے جتنا فائدہ پہنچا اتنا اور کسی کو نہیں پہنچا۔ ہم نے آپکے عہد خلافت میں حضور کی نگرانی میں جتنی ترقی کی وہ اظہر من الشمس ہے قادیان جیسی بستی میں ایک لڑکی بھی جو خط لکھ سکے ملنی مشکل تھی۔ مگر اَب ہم نے حضور کی توجہ سے اتنی ترقی کرلی ہے کہ قادیان میں اب کوئی ایسا گھر ملنا مشکل ہے جس میں کوئی پڑھی لکھی لڑکی موجود نہ ہو۔ کئی ہم میں سے گریجوایٹ ہیں۔ کئی ایف۔اے۔ کئی لیڈی ڈاکٹر اور کتنی ہی میٹرک پاس۔ کے علاوہ مذہبی لحاظ سے، اخلاقی لحاظ سے اور قربانیوں میں ترقی کے لحاظ سے بھی ہمارا قدم بیش از پیش رہا۔ اور یہ سب حضور کے طفیل ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی تمام طاقت خلافت جوبلی کی تقریب کو کامیاب بنانے میں صرف کردیں اور معاندین سلسلہ کو بتادیں کہ ہم اپنے پیارے امام کی کتنی قدر کرتی ہیں۔ سال میں دو دفعہ عیدیں آتی ہیں۔ اس کے لئے ہم کتنی مسرت کا اظہار کرتی ہیں۔ دن رات تیاری میں مصروف رہ کر کس قدر جوش سے اس تہوار کا استقبال کرتی ہیں۔ اور دوسرے سال اس سے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ لیکن یہ عید اکبر ہے۔ جو ۲۵ پچیس سال کے طویل عرصہ کے بعد آئی۔ پچیس سال تھوڑا عرصہ نہیں۔ اس میں بڑے بڑے انقلاب پیدا ہو جاتے ہیں۔ دُنیا کی تاریخ کے اوراق پلٹ جاتے ہیں اور بسا اوقات دنیوی حکومتیں صفحہ ہستی سے ناپید ہو جاتی ہیں۔ مگر ہمارا امام مقدس امام محض نصرت الٰہی سے اس طویل عرصہ میں ایک مضبوط پہاڑ کیطرح سب حوادث کا مقابلہ کرتا رہا۔ طوفان آئے لیکن اس کا کچھ نہ بگڑا۔ خوفناک آندھیاں چلیں لیکن اس کے چہرے پر بادِ نسیم بنکر مس ہوئیں۔ مخالفین نے پتھر پھینکے لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتوں نے انکو پھولوں میں تبدیل کر دیا۔ دشمنوں کی گالیاں اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے دُعائیں بنا دیں۔ اور ان کے منصوبے خود انہی کی ہلاکت کا موجب ہو گئے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر ہمارے امام کی نصرت کی اور جو کام بھی اس نے اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس میں اُسے کامیابی و کامرانی عطا کی۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس موقعہ کو غنیمت جانیں اور خلافت جوبلی فنڈ کی رقم شکرانہ میں دل کھول کر حصہ لیں۔

(خاکسار نعیمہ یاسمین قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں

(۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ اے لوگو غیر محرم عورتوں سے خلوت میں کبھی نہ ملا کرو۔ کسی انصاری نے کہا۔ کیا دیور جیٹھ بھی نہ ملیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں وہ بھی نہیں۔

(۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے دوسری عورت کے حسن وجمال کا نقشہ نہ کھینچے۔

(۳) ایک عورت سے روایت ہے کہ بیعت کے وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم عورتوں سے یہ اقرار بھی لیا تھا کہ ہم کسی میّت پر نوحہ نہ کریں گی نہ اپنا مُنہ نوچیں گی اور نہ گریبان پھاڑینگی اور نہ بال بکھیرینگی۔ اور نہ کسی قسم کی کوئی بد دُعا کرینگی۔

(۴) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو باتیں لوگوں میں جاہلیت کی باتوں میں سے ہیں۔ ایک کسی کو حسب ونسب کا طعنہ دینا۔ دوسرے، مُردہ پر نوحہ کرنا۔

(۵) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ صفیہؓ آپؐ کی بی بی ٹھگنی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ عائشہؓ تو نے ایک ایسی بات کہی کہ اگر وہ ایک بھرے ہوئے دریا میں ڈالدی جائے تو سب کو کڑوا کر دے۔

سلفِ صالحات کے کارنامے

جماعت احمدیہ کی مستورات کیلئے لمحۂ فکریہ

اقوام عالم کی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھا جائے تو معلوم ہو جائیگا کہ دُنیا کی مستورات کیا کچھ کر رہی ہیں اور کس کس طریق سے اپنے ملک و قوم کو فائدہ پہنچانے کے لئے مساعئ عمل میں لا رہی ہیں۔ وہ اپنے قول و فعل اور علم و عمل سے ملک و قوم کے لئے مفید راستے سوچ کر ان پر عمل پیرا ہو رہی ہیں۔ وہ اپنی قوم کی فلاح و بہبود کے لئے اپنی تمامتر کوشش صرف کر رہی ہیں۔ اگر رسائل و اخبارات کے بلند مینار پر کھڑے ہو کر تمام دنیا پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو ہر عورت کچھ نہ کچھ کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آج چینی اور ایرانی عورتیں اپنی طاقت کو مضبوط کرنے اور اپنی تعلیم کو وسیع پیمانے پر جاری کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اور یہ کہہ رہی ہیں کہ عنقریب وہ وقت آرہا ہے جبکہ تمام مشرقی اقوام کی نظریں ہماری راہنمائی کیطرف اٹھینگی۔ دُوسری طرف یُورپین عورتیں اپنے آپکو ملکی معاملات میں داخل کر کے حکومت میں حصّہ لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ برطانیہ کی عورتوں نے بڑی بڑی انجمنیں اس غرض کے ماتحت قائم کر رکھی ہیں۔ اسی طرح امریکہ کی مستورات بھی سیاسی حقوق حاصل کر کے اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش میں سرگرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظر آتی ہیں۔ اسی طرح ایک ہندو عورت کانگرسی ہو کر حکومت سے سیاسی حقوق منوانے کے درپے نظر آتی ہے۔ غرضیکہ جدھر نگاہ ڈالو صنف نازک کلٌ فی فلکٍ یسبحون کے ماتحت اپنے اپنے کام میں منہمک اور دُنیاوی ترقی میں خاص طور پر حصّہ لے رہی ہے۔

اب غور کرنا چاہیئے کہ ایسے وقت میں ایک مسلم عورت کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس کے جواب کے لئے دُور جانے کی ضرورت نہیں اسلام کی تعلیم میں تمام باتیں موجود ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ مُسلمان عورت کو نہ سیاست و حکومت میں دخل اندازی کے لئے اور نہ کانگرس میں حصّہ لینے کے لئے۔ اور نہ اسمبلی میں رائے دینے کے لئے پَیدا کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے پَیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کو بخوبی سرانجام دے۔ مثلاً عورت کے ذمّے گھر کا کام کاج اور تربیتِ اولاد ہے۔ وہ اپنے اس فرض کو پُورا کرنے کے علاوہ خدمتِ دین بجالائے۔ جس طرح مرد اپنی زندگی راہِ دین میں خرچ کرتا ہے۔ اور ہر قسم کی قربانی کرتا ہے۔ اسی طرح عورت بھی کرے۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں مُسلم خاتون کو دیگر اقوام کی مستورات سے بدرجہا زیادہ بیدار اور ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ جس طرح آج دیگر ممالک و اقوام کی عورتیں دُنیوی ترقّی کے مَیدان میں بڑھ چڑھ کر قدم مار رہی ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دینی نقطۂ نگاہ سے مسلمان عورت کو دینی ترقّی کے مَیدان میں قدم مارنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہم کو محض اپنے فضل وکرم سے ایسے زمانہ میں پَیدا کیا جسکو گزشتہ لوگ ترستے ہی چلے گئے۔ اور آئندہ آنے والے ترسینگے۔ ہم سے زیادہ اور کون خوش قسمت ہوگا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پایا۔ گویا ہمارے سامنے دوبارہ وہی زمانہ آگیا ہے جس میں ہمارے بزرگوں نے دینِ اسلام کے پَودے کو اپنے خون سے سینچا۔ اور اسے اسقدر ترقّی دی کہ تمام دُنیا اس کی بلندی کو نگاہِ حیرت سے دیکھنے لگی۔ آج وہی دین مسلمانوں کی غفلت سے جب لوگوں کے پاؤں کے نیچے مسل ڈالا گیا۔ تو خُدا نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنے مامور ومرسل حضرت احمد علیہ السلام کو قادیان میں مبعوث کیا۔ اور اپنی رحمت کے بادل برسا کر فضل کی ہوائیں چلائیں۔ ہر بنجر زمین کو سیراب کر کے رُوحانیت وتقویٰ کی روئیدگی کو نکالا۔ تا قلوب کی بنجر زمینیں پھر اسی طرح سرسبز وشاداب ہو جائیں جیسے پہلے تھیں۔ آپؑ کی بعثت سے مُرجھائے ہوئے دِل کھل گئے۔ شکوک وشبہات کی تاریکیاں نُورانی کرنوں سے پھٹ گئیں۔ دُنیا کے خشک جنگل ہرے بھرے کھیت کی طرح لہرانے لگے۔ رُوحانیت کے متلاشی اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ گئے۔ لوگوں نے رُوحانی پانی کے جام سے اپنی پیاس کو بجھایا اور تمام دُنیا کے لئے صلح وامن کا دَور دَورہ شروع ہوگیا۔ غرضیکہ آپؑ کی بعثت سے ہمارے سامنے دوبارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہی زمانہ آگیا جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے صحابہؓ پر آیا تھا۔ اب جبکہ خدا نے ہمیں وہی زمانہ محض اپنے فضل سے عطا کیا ہے۔ تو اس دین کو دوبارہ اسی بلندی پر پہنچانے کے لئے آج ہمیں اپنے خون سے اس پودہ کو سینچنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس امر کی ضرورت نہیں کہ ہم دیکھیں کہ دیگر اقوام کی مستورات اپنے قومی جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے کیا کر رہی ہیں۔ بلکہ ہمیں اس زمانہ کے لوگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی ضرورت ہے جنہوں نے اسلامی جھنڈے کو ایسے بلند مقام پر گاڑا کہ تمام اقوام رشک کی نگاہ سے دیکھنے لگیں۔

چونکہ ہم خدا تعالیٰ کے خاص وعدہ کے مطابق بھیجے ہوئے رسول کی جماعت ہیں۔ اس لئے آج اسلام کے احکام کو صحیح طور پر ماننے والی اگر کوئی قوم دنیا کے پردے پر ہو سکتی ہے۔ تو وہ احمدی قوم ہی ہے۔

آؤ ذرا دیکھیں کہ انہوں نے کونسے کام سرانجام دیئے۔ اور کیا کیا جس سے ان کا نام آج تک روشن ہے۔ ان کا ذکرِ خیر ہماری خوشی کا باعث ہوتا ہے ان کا نام ہم فخر سے لیتے ہیں۔ اور ان کے کارہائے نمایاں کو دیکھکر ہم عش عش کر اٹھتی ہیں۔ اس زمانہ پر گہری نگاہ ڈالنے سے سب سے پہلے ہمیں اُم المومنین حضرت خدیجہؓ کی عظیم الشان مالی قربانی نظر آتی ہے۔ پھر اولاد کی قربانی میں خنساء نے ایسی بینظیر مثال پیش کی جس پر آج ہم عمل پیرا ہو کر بجا طور پر فخر کر سکتی ہیں۔ وہ کیسا اچھا نظارہ ہوگا۔ جبکہ اُس نے اپنے چاروں بیٹوں کو بلا کر کہا کہ میرے بیٹو میدان جنگ میں جاؤ! لیکن یا تو تم فتح حاصل کر کے آنا یا مارے جانا۔ ناکامی کی حالت میں مجھے مُنہ نہ دکھانا۔ پھر جب سخت معرکہ ہو رہا تھا اور ہر مسلمان میدانِ جنگ میں اس طرح پھینکا جا رہا تھا جیسے کھیل کے میدان میں فٹ بال پھینکا جاتا ہے۔ تو عین دوپہر کے وقت خنساء آئیں۔ اور انہوں نے دیکھا کہ اس معرکہ سے بہادروں کا واپس آنا مشکل ہے۔ اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اے خدا میں نے اپنے بچے دین کے لئے قربان کر دیئے ہیں۔ اب تو ہی ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ اور ان کے بچے صحیح و سلامت واپس گئے۔

اسی طرح ہندہ نے ایک جنگ میں جب اپنے خیمہ سے غبار اٹھتا ہؤا دیکھا۔ تو پوچھا۔ یہ کیسا غبار ہے۔ بتلایا گیا کہ مسلمانوں کو شکست ہو گئی ہے اور وہ پس پا ہو رہے ہیں۔ ہندہ نے عورتوں سے کہا کہ اگر مردوں نے شکست کھائی ہے۔ تو آؤ ہم مقابلہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے تجویز کیا کہ ہم مسلمانوں کے گھوڑوں کو ڈنڈے ماریں گی اور کہیں گی کہ اگر تم نے شکست کھائی اور دشمن کے مقابلہ میں پیٹھ دکھائی تو ہم آگے جاتی ہیں۔ اس وقت ابو سفیان اور دوسر صحابہؓ واپس آرہے تھے۔ انہیں دیکھکر ہندہ آگے آئی اور ان کے گھوڑوں کو ڈنڈے مار مار کر دوبارہ میدانِ جنگ میں بھیجا۔

پھر مسلمان عورتوں نے صبر کا وہ نمونہ دکھایا کہ جس سے بڑھکر اور کوئی صبر کا نمونہ نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ اُحد میں جبکہ حضرت حمزہؓ کی لاش کو دُشمن نے بہت بری طرح بگاڑ دیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ کو منع فرمایا کہ اُن کی بہن کو اُن کی لاش نہ دکھائی جائے۔ لیکن آپؐ کی پھوپھی نے جواب دیا۔ کہ نہیں میں بغیر جزع فزع کے دیکھ سکوں گی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت حمزہ کی لاش کو دیکھا اور صرف اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھتی ہوئی واپس لوٹ آئیں۔

اسی طرح جنگِ اُحد کے موقعہ پر جب یہ افواہ مدینہ میں پہنچی۔ کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ تو ایک انصاری خاتون گھبرا کر مدینہ سے نکلیں۔ اور ہر آنیوالے شخص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیریت کے متعلق پُوچھتیں۔ لیکن جب کسی سے تسلی بخش جواب نہ ملا۔ تو بیتابی اور گھبراہٹ سے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ آخر ایک شخص ملا اور اُس سے پُوچھا کہ بتاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے اُسے چُونکہ معلوم تھا کہ آپؐ خیریت سے ہیں۔ اور وہ مطمئن تھا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ تیرا باپ جنگ میں شہید ہو گیا ہے۔ پھر اس نے دوبارہ سوال کیا۔ کہ بتاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیریت سے ہیں؟ اس نے اس کا اصل مقصد نہ سمجھتے ہُوئے کہا کہ تیرا بھائی بھی مارا گیا۔ پھر اس نے پُوچھا کہ بتاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کہ تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا۔ آخر انہوں نے تنگ آکر پُوچھا کہ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیریت کے متعلق دریافت کر رہی ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ آپؐ تو بفضلِ خدا بخیریت ہیں۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیریت سے تشریف لاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ آپؐ کو دیکھ کر اُس کے مُنہ سے بے اختیار نکلا کہ اگر رسُولِ خدا خیریت سے ہیں تو سب مصیبتیں ہیچ ہیں سُبحان اللہ کیسا سچا جوش اور اخلاص ہے۔ پس جبتک ہم ایسا جوش اور اخلاص اور صبر اپنے اندر پیدا نہ کریں گی۔ تب تک ہم حقیقی کامیابی حاصل نہیں کر سکتیں آؤ ہم دُنیا کو دکھلا دیں کہ آج بھی حضرت خدیجہؓ کیطرح مالی قُربانی کرنے والی اور خنساء کی طرح پیارے بچوں کو قُربان کرنے والی عورتیں موجود ہیں۔ آج بھی ہندہ جیسی دلیر مستورات دُنیا کے پردے میں موجود ہیں۔

آؤ ہم آگے بڑھیں اور دیوانہ وار دینِ اسلام پر نثار ہو جائیں۔ ہمارے اندر دینِ اسلام کو پھیلانے کیلئے ایک جوش ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی محبت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہو۔ اور ہم اپنے قول و فعل سے دُنیا میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر کے غیر اقوام کی عورتوں پر اس اَمر کو واضح کر دیں کہ دنیا کی صحیح راہنمائی کرنیوالی تم نہیں ہو بلکہ ہم ہیں۔ اور وہ وقت دُور نہیں جبکہ دُنیا کو صحیح راستہ پر چلنے کیلئے ہمارے نقشِ قدم پر چلنے کی ضرورت پیش آئیگی۔ اور دشمن بھی اس امر کا اقرار کریگا کہ واقعی جماعت احمدیہ کی مستورات صحیح معنوں میں دُنیا کی راہنما ہیں۔ (خاکسار امۃ السلام دینیات درجہ ثالثہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ہارون علیہ السلام پر
مخالفین اسلام کا ایک بے بنیاد الزام

مخالفین اسلام کی عادت ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر بے جوڑ الزامات لگاکر اپنی کم فہمی کا ثبوت دیا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر میں حضرت ہارون علیہ السلام پر شرک کے الزام کا قصہ پیش کرتی ہوں۔

عیسائی صاحبان حضرت ہارونؑ پر شرک کا الزام لگاتے ہیں۔ اور اپنے قول کی تائید میں سورۃ اعراف کی یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ "جب واپس آئے موسیٰ اپنی قوم کیطرف تو غصہ میں بھرے ہوئے تھے۔ اور کہا کہ میرے بعد جو کچھ تم نے کیا وہ بہت ہی برا فعل ہے۔ کیا تم نے اپنے رب کے حکم میں جلدی کی؟ تختیاں ڈالکر اپنے بھائی کا سر پکڑا اور اپنی طرف کھینچنے لگے۔ ہارون نے جواب دیا۔ اے بھائی میں کیا کرتا۔ قوم نے مجھے کمزور سمجھکر مجھے دکھ دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ انکا بس چلتا تو وہ مجھے زندہ نہ جانے دیتے۔ سوائے میرے بھائی دشمن کو ہنسی کا موقعہ نہ دے اور مجھے ظالم لوگوں میں شامل نہ کر"

اس آیت سے عیسائیوں کا حضرت ہارون کو مشرک ثابت کرنا انتہا درجہ کی حماقت ہے۔ کیونکہ اس سے کسی طرح بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت ہارون نے کوئی قول یا فعل ایسا کیا ہو جو توحید کے خلاف ہو۔ دراصل وہ غَضْبَانَ أَسِفًا سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام بھی قوم کے ساتھ شرک کی نجاست میں ملوث ہو گئے تھے۔ اسلئے حضرت موسیٰؑ کو ان پر غصہ آیا۔ حالانکہ یہ استدلال قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ آیت تو صاف بتاتی ہے کہ ان کو اپنی قوم پر غصہ آیا تھا۔ اور بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي اور أَعَجِلْتُمْ میں قوم ہی مخاطب ہے۔ جنہوں نے گوسالہ کی پرستش اختیار کی تھی نہ کہ ہارون علیہ السلام جو کہ قوم کو اس فعل قبیح سے روکتے تھے جس کے نتیجہ میں ان کی قوم ان کی جان لینے کے در پے ہو گئی۔ اگر حضرت ہارون بھی اس مشرکانہ فعل میں شریک تھے۔ تو چاہیئے تھا کہ قوم ان کو سر آنکھوں پر بٹھاتی نہ کہ الٹا انکی جان لینے کے در پے ہو جاتی۔

سورۃ طٰہٰ میں آتا ہے۔ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِن قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ۝ کہ ہارون علیہ السلام نے اپنی قوم کہ دیا تھا کہ تم اس گوسالہ کے ذریعے آزمائے گئے ہو۔ اور اگر تم میری اطاعت کروگے تو یاد رکھو۔ خدا تمہیں اپنی آغوش رحمت میں لے لیگا اس آیت میں صاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام توحید پر قائم تھے اور بنی اسرائیل کو بھی اس کا وعظ فرماتے تھے۔ پھر عربی زبان سے ناواقف لوگ کہتے ہیں کہ حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعاء کہ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي اس بات پر شاہد ہے۔ کہ ان کے بھائی نے کوئی گناہ کیا تھا جبھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کیلئے استغفار کرتے ہیں۔ اور وہ گناہ گناہِ شرک ہی ہے۔ حالانکہ استغفار کرنے سے یہ نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا کہ استغفار کرنے والا ضرور پہلے گناہ کر چکا ہو۔ بلکہ استغفار کے معنے خدا کی حفاظت اور اس کی مدد طلب کرنے کے ہیں۔ اور استغفار کرتے وقت حضرت موسیٰؑ کا اپنے آپکو بھی دعا میں شریک کرنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وہ گناہ پر استغفار نہیں کر رہے تھے۔ کیونکہ یہ تو ہر ایک کو ماننا پڑے گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام گوسالہ کی پرستش میں شریک نہ تھے۔ اگر حقیقت یہ ہوتی کہ حضرت ہارون شرک کے فعل کے مرتکب ہوئے تھے۔ اسی لئے ان کے لئے استغفار کیا گیا۔ تو صرف حضرت ہارون کو شامل کرنا کہاں کا انصاف تھا۔ پھر تو چاہیئے تھا۔ کہ تمام قوم کے لئے ان کے اس گناہ پر استغفار کیا جاتا۔

پس حضرت ہارون علیہ السلام پر شرک کا الزام لگانا قرآن کریم کے الفاظ کے صریح خلاف ہے۔

(طاہرہ دینیات کلاس درجہ ثانیہ)

نماز اور زکوٰۃ کی اہمیت

(از بیگم صاحبہ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کہ تم نماز قائم کرو۔ مگر بعض وقت ہم سے نماز قضا بھی ہو جاتی ہے۔ مثلاً کسی وقت ہم کسی بہن سے ملنے جاتی ہیں یا دوسرے دنیاوی کاموں میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ تو ہماری نماز قضا ہو جاتی ہے اور ہم ایسی اہم چیز پر دنیوی کاموں کو مقدم کر لیتی ہیں۔ مگر ایسا کرنا نہیں چاہیئے۔ اور نماز کو برابر وقت پر ادا کرنا چاہیئے۔ ایک وقت میں جناب نواب امین جنگ بہادر کے صاحبزادے کی شادی میں شریک ہوئی۔ تو ان کی بہو محترمہ اختر النساء بیگم صاحبہ نے نماز پڑھنے کا بہت ہی اچھا انتظام کیا ہوا تھا۔ جسے دیکھکر مجھے بڑی مسرت حاصل ہوئی۔

میری محترم بہنو! ہم کو ہمیشہ نماز کا پابند رہنا اور اسے وقت پر ادا کرنا چاہیئے۔ اس میں ہماری فلاح اور ہمارے رب کی خوشنودی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کہ تم زکوٰۃ دو۔ پس جیسا کہ ہم پر نماز فرض کیگئی ہے

اشاعتِ مصباح سوسائٹی کو خراجِ تحسین

عرصہ کے بعد مصباح کی اعلیٰ حالت دیکھکر دل کو از حد مسرت ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے مصباح کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ زیادہ تر مبارک کی مستحق "سوسائٹی اشاعت مصباح" کی ممبرات ہیں۔ انہی کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ آج ہم مصباح کو بہت اعلیٰ حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان ہمدرد اور عزیز بہنوں کو اپنے مفید مقاصد میں کامیابی عطا کرے۔ اور ہم لوگوں کو بھی اس کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ (خریدار ۷۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا ہی ہر صاحب نصاب پر زکوٰۃ کا دینا فرض ہے اس لئے چاہیئے کہ ہم زکوٰۃ بھی بالالتزام دیں۔ اور اپنی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے۔ اگر سال کے بعد چالیس روپے بچیں تو ایک روپیہ۔ سو روپیہ بچے تو ۲½ روپیہ۔ ہزار روپیہ بچے تو پچیس ۲۵ روپیہ زکوٰۃ دیں۔

اسی طرح ہمیں زیور کی بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ زکوٰۃ دینے سے ہمارے مال میں کمی ہو جاتی ہے۔ ہمارے پیارے پیغمبر سارے نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بہت سے لوگ باقاعدہ زکوٰۃ دیتے اور اپنے عزیز مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹا دیتے تھے مگر ان کے مال میں کچھ کمی نہیں آتی تھی۔ زکوٰۃ کا تمام روپیہ صحابہؓ کے زمانہ میں بیت المال میں جمع ہوتا تھا۔ جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے خلفاء کرام دین کے کاموں میں خرچ کرتے تھے۔

ایسا ہی موجودہ زمانہ میں ہم احمدی لوگ بھی جن پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ برابر زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور یہ روپیہ قادیان کے بیت المال میں جمع ہوتا ہے۔ اور اسے ہمارا امام اشاعتِ اسلام اور دیگر دینی ضروریات پر خرچ کرتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم باقاعدہ زکوٰۃ دیا کریں یہانتک کہ ہم میں ایک عورت بھی ایسی نہ رہے۔ جس پر زکوٰۃ کا دینا فرض ہو۔ مگر وہ زکوٰۃ نہ دیتی ہو۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ۔ کہ اگر تم نیکی کرو گے۔ تو اس کا آگے چل کر نیک ثمر پاؤ گے اب سوچنا چاہیئے۔ کہ نیکی کس کو کہتے ہیں۔ سو یاد رہے کہ اگر کوئی بھوکا ہے۔ تو اس کو کھانا کھلانا۔ اور اگر کوئی کپڑے کا محتاج ہے۔ تو اسے کپڑا پہنانا۔ اور اگر کوئی محتاج ہے۔ تو اس کی حاجت پوری کرنا۔ اسی طرح ہر غریب مسکین اور بیوہ پر نظر شفقت رکھنا نیکی ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ زمانہ میں اشاعتِ اسلام کرنا۔ اور دین سے لوگوں کو واقف کرنا۔ بہت بڑی نیکی ہے۔ اور یہ صرف نیکی ہی نہیں۔ بلکہ ہمارے ذمہ ایک بہت بڑا فرض ہے۔ جس کی ادائیگی ہمیشہ ہمارے مدنظر رہنی چاہیئے۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ بما تعملون بصیرہ یعنی تم جو کچھ کرتے ہو۔ وہ سب میں جانتا ہوں۔ بیشک ہمارا عالم الغیب خدا سب کچھ جانتا ہے۔ اُس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ ہمارے دِل کی پاتال تک اس کی نظر ہے۔ پس ہم کو چاہیئے۔ کہ اپنا ظاہر و باطن یکساں رکھیں۔ اور اس قادر مطلق زندہ خدا کو ہمیشہ اپنی نظر کے سامنے رکھتے ہوئے۔ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ سب بہنوں کو بھی ہمیشہ اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی خیر خواہ خُدا ہی ہے

دنیا میں خیر خواہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ کہ باوجود اس کے کہ وہ چاہتے ہیں۔ جس سے ہمیں محبت ہے۔ اس کا بھلا ہو۔ لیکن ان کے کاموں سے ہمیشہ اس کو نقصان ہی پہنچتا ہے۔ جس سے اُن کو محبت ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ اپنے محبوب کی عارضی تکلیف برداشت نہیں کرتے۔ اس وجہ سے وہ اپنے پیارے کا نقصان ہی کرتے ہیں اسی وجہ سے کسی نے کہا ہے کہ " دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہے " کیونکہ دانا دشمن سمجھ کر نقصان پہنچاتا ہے اور اسے اپنی بدنامی کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن نادان دوست کو کسی احتیاط کا خیال نہیں ہوتا۔ نہ وہ لوگوں کی ملامت سے ڈرتا ہے۔ اور نہ اسے یہ خیال آتا ہے۔ کہ اس کی بدنامی ہوگی۔ یا اسے کوئی نقصان پہنچے گا۔ تو ایسا انسان اپنے پیاروں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

دیکھئے دُنیا میں ماں باپ اپنی اولاد کے کیسے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ لیکن وہ بھی اپنی اولاد کو بگاڑ دیتے ہیں۔ مثلاً مدرسہ میں اگر اُستاد نے کسی لڑکے کو مارا ہے۔ تو اس عارضی تکلیف کا خیال کر کے اُسے مدرسے اٹھا لیتے ہیں۔ یہ الگ سوال ہے کہ اُستاد کا مارنا جائز ہے یا نہیں۔ لیکن وہ بچہ کو مدرسہ سے اُٹھا لیتے ہیں۔ اور علم سے محروم کر دیتے ہیں۔ مگر دانا والدین ایسا نہیں کرتے۔ وہ اپنے بچہ کو مدرسہ سے کبھی نہیں اُٹھاتے ہاں وہ مار سے بچانے کے لئے کوئی اور تجویز کر لیتے ہیں۔ اسی طرح بعض ماں باپ اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ ان کے بچے کم سوئیں یا ان کو کھانے پینے کی کوئی تکلیف ہو۔ اور بعض مسلمان کہلانیوالے والدین تو اپنے بچوں کو نماز کے لئے بھی نہیں اٹھاتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ سُست اور غافل اور پست ہمت ہو جاتے ہیں۔ ان کے اندر جفاکشی پیدا نہیں ہوتی۔ اسی طرح بعض ماں باپ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے اچھا کھائیں۔ اس پر جب وہ چوری کرتے ہیں۔ تو روکتے نہیں۔ اور وہ بڑے ہو کر چور اور بداخلاق ہو جاتے ہیں۔ تو والدین جو محبت کیوجہ سے بچہ کو کچھ نہیں کہتے۔ اس کا الٹا نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ وہی بچے بڑے ہو کر اپنے والدین کے لئے بددُعائیں کرتے ہیں کہ ہمارے والدین نے ہمیں علم نہ سکھایا۔ اور نہ ہمارے اخلاق کا خیال رکھا۔ لیکن ایک ماں باپ ایسے ہوتے ہیں۔ جو بچوں کی ہر بات کی خبر گیری کرتے ہیں۔ وہ ان کے جرموں کی پردہ پوشی نہیں کرتے۔ بلکہ بعض دفعہ سزا بھی دیتے ہیں۔ اور ان کو جفاکش بناتے ہیں۔ دیکھنے والے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بچہ سے محبت نہیں رکھتے۔ مگر حقیقی خیر خواہ وہی ہوتے ہیں۔ تو دو قسم کے خیر خواہ دنیا میں ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن کے دلوں میں حقیقی خیر خواہی ہوتی ہے۔ اور ایک وہ جو عارضی خیر خواہ ہوتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ بدخواہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بھی اپنے بندوں کا خیر خواہ ہے۔ وہ نادان والدین کی طرح خیر خواہ نہیں۔ بلکہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی خیر خواہی کرتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ہماری دُعائیں نہیں سُنیں۔ حالانکہ والدین بھی اپنی اولاد کی بعض باتیں نہیں مانتے۔ مگر انہیں کوئی نہیں کہتا۔ کہ یہ والدین اپنی اولاد کی کوئی بات ہی نہیں ملنتے۔ اور انہیں اپنی اولاد سے محبّت نہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ جو حقیقی خیر خواہ ہے۔ وہ بندوں کی بعض باتیں نہیں مانتا۔ کیونکہ بعض باتوں کا قبول نہ کرنا ہی درحقیقت قبول کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے قبول نہ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور قبول کرنے سے نقصان۔ دُعاء کی غرض تو فائدہ پہنچنا ہے۔ پس بعض اوقات دُعاء کا قبول نہ ہونا ہی اس بات کی علامت ہوتی ہے۔ کہ خدا بندے کا خیر خواہ ہے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان ملازمت کے لئے دُعاء کرتا ہے۔ لیکن وہ ملازمت درحقیقت اس کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ کہ وہ ایسے افسر کے ماتحت ہو۔ جو اُس کو ملازمت سے الگ کردے۔ یا بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان مالدار ہو کر دین سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ وہ انسان جو جسمانی تکلیف میں خدا کو یاد کرتا ہے۔ اور آرام میں خدا سے غافل ہو جاتا ہے۔ وہ اگر جسمانی تکلیف میں رہ کر خدا کو یاد کرتا ہے۔ تو یہ زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ آرام اور راحت میں خدا سے بے پروا ہو جائے۔ کیونکہ جسمانی تکلیف تو چند دن کی ہوگی لیکن اس کے مقابلہ میں ہمیشہ کے لئے اس کو راحت مل جائے گی۔ تو جس طرح ایک منٹ کا نشتر راحت کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح ایسی تکالیف بھی راحت کا موجب ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نعوذ باللہ نادان ماں باپ کی طرح نہیں۔ بعض دفعہ بچہ کی انتڑیوں میں درد ہوتا ہے۔ جو سِل کی ایک قسم ہے۔ وہ درد میں مٹھائی مانگتا ہے۔ تو نادان ماں باپ اس کو مٹھائی دے دیتے ہیں۔ جو سخت مضر ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی نسبت جو عالم الغیب ہے۔ یہ اُمید رکھنا۔ کہ وہ ہر ایک بات کو مان لے۔ یہ بیوقوفی ہے۔ کیا خدا ہوشیار اور دانا ماں باپ کی طرح بھی نہیں۔ جو اپنے بچوں کی بعض باتیں نہیں ملنتے۔ لیکن انہیں کوئی نہیں کہتا۔ کہ وہ اپنی اولاد کی کبھی بات نہیں مانتے۔ مگر خدا کی نسبت کہہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ہر ایک بات کیوں نہیں مانتا۔ حالانکہ خدا جب عالم الغیب ہے تو ضروری ہے کہ بندوں کی بعض دُعاؤں کو وہ قبول نہ کرے۔ مگر افسوس کہ بعض لوگ اس وجہ سے دُعاؤں میں سُست ہو جاتے ہیں کہ بعض دُعائیں ان کی قبول نہیں ہوتیں۔ اور اگر خدا ان کی کوئی بات رد کر دیتا ہے تو کہتے ہیں۔ بس جی بس خدا ہی کوئی نہیں۔ اگر خدا ہوتا تو ہماری دُعا ضرور سُنتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انکا جوش دُعا کیلئے ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ اور بعض تو دہریہ ہو جاتے ہیں پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نادان ماں باپ کیطرح نہیں کہ وہ ہر بات منظور کرے وہ دانا والدین کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھکر حکمت سے کام کرنیوالا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد

احادیث میں ایک مسئلہ عورتوں کے متعلق بیان ہوا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ عموماً عورتیں اس پر عمل نہیں کرتیں۔ بخاری شریف میں آتا ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل حیض کے بارہ میں دریافت کیا۔ حضورؐ نے طریق غسل بتلایا۔ اور فرمایا کہ ذراسی روئی میں مشک لگا کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ اس عورت نے کہا "کس طرح پاکی حاصل کروں"۔ حضورؐ نے جواب میں فرمایا "پاکی حاصل کرو"۔ اس نے پھر پوچھا کہ کس طریق سے۔ حضورؐ نے فرمایا "سبحان اللہ پاکی حاصل کرو"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا۔ اور کہا کہ خون کے نشانات کے مقامات پر تھوڑا سا مشک لے کر لگادو۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جسم انسانی کے اعضا اپنی طاقت اور مضبوطی کی حالت میں امراض کے حملوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ لیکن کمزور ہونے کی صورت میں مرض کی مدافعت کے قابل نہیں رہتے۔ بلکہ اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ یہی حال عورت کے اندرونی اعضاء کا ہے۔ حیض کے بعد جو کمزوری عورت کو لاحق ہوتی ہے۔ اس کے دفعیہ کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کستوری استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ لیکن اس پر عمل نہ کرنے سے نسوانی امراض بے حد ترقی کر گئے ہیں۔ اس لئے ہر عورت کو ہر ماہ یا کم از کم کبھی کبھی مشک ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

اگر کہا جائے کہ یہ گراں چیز ہے۔ اور ہر عورت اسے خریدنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ تو یہ خیال درست نہیں۔ قادیان میں چوبیس روپے فی تولہ یعنی چار آنے کا ایک رتی مشک ملتا ہے۔ لاہور، امرتسر اور دیگر بڑے شہروں میں اس کی نسبت نرخ سستا ہوگا۔ لہذا ایک وقت کے استعمال کے لئے یعنی ہر ماہ میں صرف ایک آنہ کا مشک کافی ہو سکتا ہے جو کہ ایک متوسط الحال عورت کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ بصورت دیگر ان اخراجات کو بھی دیکھنا چاہیئے جو کہ مختلف امراض لگ جانے کی صورت میں پیش آتے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔

نیز بخاری میں اُمِ عطیہ سے روایت ہے کہ "ہمیں حیض کے بعد کست اظفار (جسے پنجابی میں کٹھ کہتے ہیں) استعمال کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ اور کٹھ مشک سے بہت ارزاں چیز ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُسلمانوں کی بعض خلافِ اسلام حرکات

قبر پرستی، توہم پرستی اور پیر پرستی

سہارنپور ایک مشہور اور بہت بڑا شہر ہے۔ آبادی اس میں کافی ہے۔ اور کئی ایک خوبصورت عمارتیں بھی بنی ہُوئی ہیں۔ اکثر اوقات یہاں کا موسم خوشگوار رہتا ہے۔ اور موسمی لحاظ سے پھل بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے جو دُور دُور شہروں میں جاکر فروخت ہوتا ہے۔ مگر وہ بات جسے دیکھ کر ہر دردمند انسان کا دِل خون ہوجاتا ہے۔ یہاں کے باشندوں کی دین سے ناواقفیت اور احمدیت سے عناد ہے۔

یہاں کے لوگ اکثر پیروں، فقیروں کے بہت شیدائی ہیں۔ اور ان کی اس پیر پرستی کا نقشہ ہر خوشی غمی کے موقع پر ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی ان میں سے کسی کوتاہی کی وجہ سے بیمار ہوجائے۔ تو بجائے علاج کے وہ اپنے پیروں کے پاس جاکر تعویذ لیتے ہیں۔ اور جو مریض ان تعویذوں کے اثر سے اچھا نہ ہو تو خیال کیا جاتا ہے کہ ضرور اسے کوئی نہ کوئی بھوت چمٹ گیا ہے۔ پھر وہ اس بھُوت کو اُتارنے کے لئے عجیب عجیب مضحکہ خیز حرکتیں کرتے ہیں۔ مثلاً مریض کو جُوتیوں سے مارنا۔ اس کے سامنے ڈھول بجاکر گانا۔ اور ناچنا۔ جو مریض ان سب حرکتوں کے باوجود بیمار ہی رہے اور مرض اس پر تسلط جمالے۔ اس کا مجبُوراً علاج کرتے ہیں۔ مگر جب اچھا ہوجاتا ہے۔ تو پھر بھی یہی سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو کوشش بھُوت نکالنے کیلئے کی تھی وہ کامیاب ہوئی ہے۔

بیاہ شادی کے موقعوں پر بھی دُولھا کو پیر کی قبر پر سلام کرانے کے لئے لے جاتے ہیں۔ بلکہ اپنے بچوں کو بھی پیر پرستی اور قبر پرستی کی تعلیم دیتے ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر میں ان کی ایک کھیل کا ذکر کرتی ہوں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بچپن سے ہی اپنے بچوں کو کس طرح پیروں کا شیدائی بنا دیتی ہیں چھوٹی لڑکیوں کو جو گڑیاں کھیلنے کے لئے بنا کر دی جاتی ہیں۔ ان کے لئے بھی وہ ایک پیر مقرر کرتی ہیں چنانچہ جمعرات کو محلہ کی تمام لڑکیوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے اور ایک گھر میں موزوں جگہ پر دیوار کے ساتھ مٹی کی چھوٹی سی چار دیواری کھڑی کیجاتی ہے۔ اور اس کے درمیان ایک اینٹ رکھ کر اُوپر سبز کپڑا ڈال دیا جاتا ہے۔ گویا وہ فرضی پیر ہوتا ہے۔ پھر ہر لڑکی اپنی اپنی گڑیا کو اُس اینٹ کے بنے ہُوئے پیر کے سامنے مصنوعی سلام کرواتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ "پیر جی میری گڑیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ہاں بھائی نہیں اسے بھائی عطا کیجئے گا" پھر جس طرح قبروں پر چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں۔ اسی طرح وہاں بھی کیا جاتا ہے۔ اور گیت وغیرہ گائے جاتے ہیں۔ اور یہ کام بڑی عورتیں اپنی نگرانی میں کرواتی ہیں۔ اس اخلاق کو تباہ کرنے والی کھیل کا نام انہوں نے اپنی اصطلاح میں "ہیر مکوڑا" رکھا ہوا ہے۔

بظاہر یہ کھیل ہے۔ مگر روحانی لحاظ سے کتنی کمسن بچیوں کے ایمانوں کو برباد کر دیا جاتا ہے۔ کاش وہ ان کھیلوں کے بد اثرات اور نتائج سے آگاہ ہوتے اور بچوں کو بجائے پیر پرستی اور بھوتوں کا قائل کرنے کے انہیں صحیح اسلامی عقائد سے واقف کراتے اور اسلامی آداب سکھاتے۔ مگر نہیں انکی تو ہر بات نرالی ہے۔ وہ بات بات پر جھگڑتے اور گالیاں دیتے ہیں۔ اور اکثر گلیوں اور بازاروں میں بیٹھ کر جوا اور تاش وغیرہ کھیلنے میں مصروف رہتے ہیں۔ بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان لوگوں کے دلوں کو حق کی طرف پھیر دے۔ اور احمدیت کو اس مقام میں عظیم الشان ترقی عطا فرمائے۔

(احمدی بیگم بنت شیخ فضل حق صاحب قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہنوں سے مطالبہ

مصباح کی ہر خریدار بہن کا فرض ہے۔ کہ وہ کم از کم ایک نیا خریدار ضرور مہیا کرے۔ (مینیجر)

خطبہ جمعہ کے وقت

بالکل خاموش رہنا چاہیئے

خدا تعالیٰ نے دنیا کو جائز و ناجائز اور حلال و حرام سے اچھی طرح آگاہ کیا۔ لیکن پھر بھی بعض چیزیں ایسی ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے گو حلال قرار دیا مگر ان کا استعمال بعض اوقات اور بعض حالتوں میں ناجائز تسلیم ہوا۔ روزہ ہی کو لے لیجئے۔ روزہ رکھنا بہت بڑی نیکی ہے۔ لیکن عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ اسی طرح اور بے شمار باتیں اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ چونکہ اسلام فطرتی مذہب ہے۔ اس لئے فطرت کے ہر تقاضا کو اس نے اس خوبی کے ساتھ پورا کیا ہے۔ کہ دوسرے مذاہب اس کی نظیر لانے سے قاصر ہیں۔ غرض جائز و ناجائز امور کے اسلام میں الگ الگ قانون ہیں۔ آنکھ، کان وغیرہ خدا تعالیٰ کی ایک ایسی عطا ہیں۔ کہ جن کا فائدہ بیان کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ لیکن اگر انہی کو ناجائز طور پر استعمال کیا جائے۔ تو یہی نعمتیں وبال جان بن جاتی ہیں۔ اسی طرح زبان سے کام لینا ہے۔ ہر وقت بے ضرورت کلام کرنا مذہبی اور اخلاقی دونوں لحاظ سے برا ہے۔ اور اسی زبان کے ہاتھوں ہم عورتوں کی محفلوں میں جو طوفان بے تمیزی برپا ہوتا ہے۔ اور جو لغویات اور بے ہودگیاں کی جاتی ہیں۔ اشد ضرورت

ہے کہ تعلیمیافتہ خواتین ان کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں۔ اسی طرح جمعہ کے دن جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ فرمارہے ہوتے ہیں۔ بعض بہنیں اپنی ناواقفیت کی وجہ سے یا اپنی عادت کی وجہ سے آہستہ آہستہ ایک دوسری سے باتیں کرتی رہتی ہیں۔ حالانکہ جب امام جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہا ہو۔ تو اس وقت یہ قطعی طور پر ناجائز ہے کہ کوئی کسی قسم کی بات کرے۔ حتیٰ کہ حدیث میں روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ اپنے بھائی کو یہ کہے کہ خاموش ہو جاؤ۔ تو اس نے بھی اچھی بات نہ کی۔ اسی طرح روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے۔ پھر مسجد میں جمعہ پڑھنے آئے۔ اور خاموشی سے بیٹھا ہوا امام کے خطبہ کو سنتا رہے۔ تو اس کے وہ گناہ جو اس کے اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہوتے ہیں بخشدیئے جاتے ہیں۔

پس اس اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہنوں کو چاہیئے کہ وہ جمعہ کے دن جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ پڑھ رہے ہوں۔ قطعاً کلام نہ کیا کریں کیونکہ اس طرح وہ ثواب حاصل کرنا تو الگ رہا۔ الٹا گنہگار ہو جاتی ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے اندر وقار پیدا کریں اور خاموشی سے خطبہ کو سنتی رہا کریں۔

(محمودہ ثروت)

تبلیغ احمدیت

ہمارا اوّلین فرض ہے

سلسلہ احمدیہ کو قائم ہوئے مارچ ۱۹۳۹ء میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچاس سال گذر چکے ہیں گویا نصف صدی اس الٰہی پیغام پر گذر گئی ہے۔ جو اس نے اپنی بھولی بھٹکی مخلوق کے لئے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ذریعہ نازل فرمایا۔ اس عرصہ میں احمدیت جو پہلے ایک بیج کی صورت میں تھی ایک ایسا تناور درخت بن چکی ہے۔ جس کے سایہ کے نیچے لاکھوں بندگانِ خدا آرام کا سانس لے رہے ہیں۔ اور جس کی شاخیں اکناف و اطراف عالم میں بڑی سرعت سے پھیلتی جارہی ہیں۔ لیکن یہ ترقی خواہ کس قدر مہتم الشان کیوں نہ ہو۔ ایسی نہیں کہ ہم اس پر اطمینان کا سانس لیکر بیٹھ جائیں۔ کیونکہ ہمارا مقصد ساری دنیا کو حلقہ بگوش احمدیت بنانا ہے۔ یہ مقصد جس قدر پاکیزہ ہے۔ اسی قدر عظیم الشان بھی ہے۔ اور اس بات کا مقتضی کہ ہم اپنی تبلیغی جدوجہد کو بڑھائیں۔ یہانتک کہ ہم اپنے اس مقصد کو حاصل کرلیں۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

پس ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم اپنی طرف سے اسلام کی فتح کے دن کو قریب سے قریب تر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لانے کی انتہائی کوشش کریں۔ اور ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ خواہ وہ جانی ہوں یا مالی۔ وقتی ہوں یا وطنی۔

میری پیاری بہنو! نہ معلوم اسلام کی ظاہری فتح کا دن ہماری زندگی میں آئے گا یا نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر آج ہم احمدیت کی تبلیغ کے لئے اپنے اوقات صرف کریں گی۔ تو اسلام کی فتح کی یادگار میں جن لوگوں کے نام عرشِ الٰہی پر لکھے جائیں گے۔ یقیناً اُن میں ہمارا نام بھی ہوگا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ تبلیغ کوئی معمولی چیز نہیں۔ یہ انبیاء علیہم السلام کا ورثہ ہے۔ جو انکی جماعتوں کو ملا کرتا ہے۔ اور اُن کا فرض ہوتا ہے کہ وہ تبلیغ پر زور دیں۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی فرما چکے ہیں۔ کہ ہر احمدی یہ عہد کرے۔ کہ وہ سال میں کم از کم ایک نیا احمدی ضرور بنائیگا۔ یہ سکیم دراصل اسی لئے ہے کہ جو سُست لوگ ہیں وہ چُست ہو جائیں اور احمدیت کی ترقی کی رفتار پہلے سے بہت زیادہ تیز ہو جائے۔ پس ہمیں تبلیغ پر بہت زیادہ زور دینا چاہیئے۔ تا موت کے بعد جب ہم اپنے پیارے آقا سے ملیں تو مُنہ دبانہ عرض کر سکیں کہ اے ہمارے پیارے آقا ہم نے تیرے نام کو دُنیا میں پھیلانے میں کبھی تساہل سے کام نہیں لیا۔ بلکہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کھاتے پیتے سوتے جاگتے غرض ہر حالت اور ہر صورت میں ہمارے مدنظر تبلیغ ہی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب بہنوں کو تبلیغ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

(اقبال فاطمہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ)

کچھ بالوں کے متعلق

بالوں کا صحت جسمانی کے ساتھ بہت تعلق ہے۔ جس انسان کی صحت عمدہ نہیں۔ اس کے بال کبھی اچھے نہیں ہو سکتے۔ ہمارا مشاہدہ ہے۔ کہ دیہاتی عورتیں جن کی جسمانی صحت بہت اعلیٰ ہوتی ہے۔ ان کے بال نرم، لمبے اور مضبوط ہوتے ہیں سر ولسن کا قول ہے۔ کہ عورتوں کے سر کے بال ایک گز بیس انچ ہونے چاہئیں۔ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ گجرات اور بنگال کی عورتوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ عورت کے بال ایڑی تک بھی لمبے ہو سکتے ہیں۔ صرف ان کی حفاظت اور پرورش کی ضرورت ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ بالوں کی کیونکر حفاظت ہو سکتی ہے؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ:۔ (۱) بالوں کو گرم پانی سے دھونا (۲) کنگھی کرنا۔ (۳) تیل ڈالنا (۴) ہفتہ میں ایک بار دہی یا کھلی سے بالوں کو صاف کرنا ہر عورت کو اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں اگر آپ اپنے بالوں کی حفاظت چاہتے ہیں تو کبھی بازاری تیل استعمال نہ کریں۔ بلکہ ہمیشہ خود تیل تیار کر کے استعمال کیا کریں۔ ذیل میں مَیں تیل کے چند نسخہ جات درج کرتا ہوں:۔

ا۔ (۱) تیل ناریل پاؤ بھر (۲) روغن بادام نصف چھٹانک (۳) روغن کدو، دو تولہ۔ (۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روغن آملہ آدھ پاؤ (۵) روغن زیتون ایک چھٹانک
سب روغنوں کو ملا کر ایک شیشی میں بند کر کے مضبوطی سے کارک لگا لیں۔ بعد چار یوم کے تھوڑا تھوڑا استعمال میں لائیں۔ یہ نسخہ میرا تجربہ شدہ ہے۔ اگر نیند نہ آتی ہو۔ تو روغن خشخاش کی اس میں زیادتی کریں یہ تقویت دماغ، بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور بالوں کو لمبا کرنے میں ممد ہے۔ طالب علموں اور دوسرے دماغی کاروبار کرنے والوں اور سر درد کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ موسم سرما میں جہانتک ہو سکے گرم پانی سے سر کو دھونا چاہیئے۔ نیز گاہے گاہے آملہ بلکہ ترپھلہ (ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ) کے پانی سے سر کو دھونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بالوں کی سیاہی کو نگاہ رکھتے ہیں۔

ب۔ روغن کشنیز

کشنیز سبز نصف سیر۔ تیل سرسوں یا کنجد، ایک سیر۔ اسارون ۲½ تولہ۔ صندل سفید ۲½ تولہ۔ کچور ۲ تولہ لونگ ایک تولہ۔ سنبل الطیب ۲ تولہ۔ رتن جوت حسب ضرورت برائے رنگ۔ اشنہ ۲½ تولہ۔ برہمی خوشبودار ۲½ تولہ۔

ترکیب:۔ دھنیا کو تیل میں ڈال کر دو دن دھوپ میں رکھیں۔ اور باقی اشیاء[4] ثانی سمیت دیگچہ میں ڈالکر اس کا منہ آٹے یا کسی اور چیز سے بند کر دیں۔ اور آگ اپلوں کی دیں۔ مگر خیال رہے کہ آنچ دھیمی ہو۔ پانی کے خشک ہو جانے کے بعد تیل چھان کر کام میں لائیں۔

اب میں اُن بالوں کی طرف آتا ہوں جو قبل از وقت سفید ہو جاتے ہیں۔ سو بال کبھی تو زکام کی وجہ سے قبل از وقت سفید ہو جاتے ہیں یا فکر و غم کی وجہ سے

۴ کشنیز کو کوٹ کر دو سیر پانی میں ڈال دیں۔ دو دن کے بعد تیل [illegible] اور باقی اشیاء

یا بازاری تیلوں کے استعمال سے۔ اگر بازاری تیل کے استعمال سے قبل از وقت بال سفید ہو گئے ہوں تو مندرجہ ذیل نسخہ کو استعمال کریں۔ اور اگر کوئی اور وجہ ہو تو پہلے اس وجہ کو دور کریں۔ پھر یہ نسخہ استعمال میں لائیں:۔

(۱) دیسی تیل ایک سیر
(۲) گیندے کی پنکھڑیاں حسب ضرورت

ترکیب:۔ دیسی تیل میں گیندے کی پنکھڑیاں ڈالیں۔ اور دیگچہ میں ڈال کر جوش دیں۔ پھر اسے زمین میں دفن کر دیں۔ اور بعد چالیس دن کے نکالکر استعمال میں لائیں۔

(منور احمد خورشید دار العلوم قادیان)

حفظان صحت

حکمت کی باتیں

۱۔ بچھو کے کاٹے پر آم کی گٹھلی پیس کر لگا دینا مفید ہے۔

۲۔ مور کا پنکھ جلا کر اس میں الائچی کا سفوف ملا کر شہد میں چٹانا ہچکی کو اکثر بند کر دیتا ہے۔

۳۔ بواسیر کے مسے جب ورم کر آتے ہیں۔ تو اُن کو بھانگ کا دھواں دینا مفید ہوتا ہے۔

۴۔ چونا اور نوشادر ملانے سے امونیا گیس پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکے سونگھانے سے زکام اور سر کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔

۵۔ معدہ میں کھانا کھانے کے تین چار گھنٹہ بعد جو تیزابی حالت ہو جاتی ہے۔ جس کی علامت ابھار اور کھٹے ڈکاروں کا آنا ہے۔ اسکے لئے صبح ہی آلو بخارا کا شربت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پینا مفید ہے۔ رات کو چند آلو بخارا پانی میں بھگو دیئے جائیں اور صبح مل کر ذرا سی مصری ڈال کر پی لینا اس شکایت کو دُور کر دیتا ہے۔

۶۔ تنگ اور سخت جُوتہ استعمال کرنے سے جو پاؤں میں گانٹھ پڑ جاتی ہے۔ اس کے لئے اوّل تو تنگ جُوتہ کی بجائے نرم اور ڈھیلا جُوتہ استعمال کریں۔ دُوسرے گانٹھ کو گرم پانی سے نرم کر کے جھاویں یا کھُردرے پتھر سے گھسیں۔ دو چار دفعہ یہ عمل کرنے سے شکایت دُور ہو جائے گی۔

۷۔ ادھاسیسی کا درد جو صبح سورج نکلنے پر شروع ہوتا ہے۔ اور دوپہر سے کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے اسطخودوس ۴ ماشہ، کشنیز ۴ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۱۰ عدد رات کو جو کوب کر کے پانی میں بھگو دیں صبح سورج نکلنے سے پیشتر خوب مل کر چھان کے پانی پی جائیں۔ اسی روز آدھاسیسی کا درد کم ہو جائیگا۔ دُوسرے روز بھی ایسا ہی کریں۔ اسی عمل سے درد انشاء اللہ رفع ہو جائے گا۔

آنکھوں کیلئے مفید ہدایات

آنکھوں کے لئے مضر باتیں حسب ذیل ہیں:-

(۱) اکثر گرم پانی سر پر ڈالنا۔ (۲) آفتاب کی طرف دیکھنا۔ (۳) سوتے سے اُٹھ کر دفعتہً روشنی میں آنکھیں کھول دینا۔ (۴) یک بیک تاریکی سے روشنی میں جانا۔ (۵) گرم پانی سے آنکھوں کو دھونا۔ (۶) تیز دھوپ یا گرد و غبار میں آنکھوں سے کام لینا۔ (۷) بلاضرورت دن کو بکثرت سونا۔ (۸) قبض کی شکایت رہنا۔ (۹) ترش اور تلخ اشیاء کا بکثرت استعمال۔ (۱۰) سُرخ مرچ۔ تمباکو۔ سگرٹ یا منشّیات کا عادی ہونا۔ (۱۱) آنکھوں میں انگلیاں ڈالنا۔ (۱۲) ثقیل غذا کا استعمال (۱۳) چلتی گاڑی میں یا لیٹ کر مطالعہ کرنا۔ (۱۴) زیادہ رونا اور غم و غصہ حد سے زیادہ کرنا

آنکھوں کے لئے مفید باتیں یہ ہیں:-

(۱) سبزہ اور آب رواں دیکھنا۔ (۲) کھُلے میدان میں ورزش کرنا۔ (۳) سونے سے پیشتر سرد پانی سے آنکھوں کو دھونا۔ (۴) غذائیں زود ہضم کھانا (۵) گرد و غبار کے ایام میں گاہے گاہے سُرمہ استعمال کرنا (۶) بوقت طلوع آفتاب نیلگوں آسمان کو متواتر دیکھنا۔ (۷) ہمیشہ سو کر اُٹھنے کے ۱۵ منٹ بعد سرد پانی سے آنکھیں دھونا۔ (۸) خوبصورت اشیاء کا دیکھنا۔ (۹) روزمرہ مسواک کرنا۔ (۱۰) گاہے گاہے مربہ ہلیلہ وغیرہ کھانا۔ (۱۱) میوہ جات شیریں و تازہ کھانا۔ (۱۲) صبح و شام باغوں میں سیر کرنا۔ (۱۳) بدبُو۔ دھُوئیں۔ گرد و غبار اور تیز دھُوپ میں نہ جانا۔ (۱۴) مناسب روغنیات کی سر پر مالش کرتے رہنا۔ (۱۵) آگ کے سامنے نہ بیٹھنا۔ (منقول)

بعض امراض کا آسان علاج

(۱) دارچینی، لونگ اور سونٹھ۔ کے اوپر کھولتا پانی ڈالنے سے قہوہ جیسا بنجائیگا۔ یہ قہوہ زکام اور انفلوئنزا کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہے۔

(۲) بیلگری پھل کا پانی۔ دست اور پیچش کیلئے بہت اچھا سمجھا جاتا ہے۔ کچا پھل ایک چھٹانک پون سیر پانی میں ** نرم آنچ پر اُبالیں جب چوتھائی حصہ رہ جائے تو دست اور پیچش کے مریض کو تھوڑا تھوڑا پلائیں۔

(۳) اجوائن کا پانی۔ بادی دُور کرنے کے لئے مفید چیز ہے۔ (خاکسار امۃ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خانہ داری

سوہن حلوہ

سامان۔ میدہ ایک سیر۔ کھانڈ ڈیڑھ سیر۔ گھی تین پاؤ۔ سمنک ایک پاؤ۔ اخروٹ۔ چلغوزہ۔ پستہ۔ کیوڑہ۔ بادام ہر ایک ایک چھٹانک۔

ترکیب۔ پہلے میدہ کو ہلکی آنچ پر تھوڑا سا بھونیں۔ پھر قریباً آدھ سیر پانی میں میدہ، سمنک اور کھانڈ ملائیں۔ اور تیز آگ پر رکھکر جلدی جلدی ہلاتے جائیں قوام آنے لگے تو تھوڑا تھوڑا کر کے گھی شامل کریں۔ گھی ڈالتے وقت آگ ہلکی کردیں۔ پھر تھوڑا سا نکالکر ٹھنڈا کریں۔ اگر جم کر ٹوٹ جائے تو اُتارلیں اور خوشبو ملاکر کسی سینی وغیرہ میں پھیلادیں۔ اور اسپر بادام۔ پستہ اور اخروٹ وغیرہ ڈال دیں۔

(صالحہ خاتون درجہ ثالثہ قادیان)

آلو کے لذیذ کباب

آلو آدھ سیر۔ انڈے ۳ عدد۔ سُرخ مرچ۔ نمک۔ گرم مصالح حسب ضرورت۔ ادرک آدھی چھٹانک انار دانہ آدھی چھٹانک۔

ترکیب۔ پہلے آلو اُبال کر اس کے چھلکے اُتار دیں اور پیسکر سوائے ادرک کے باقی تمام مصالح پسا ہوًا اس میں ملادیں۔ اس کے بعد تین انڈوں کو توڑ کر اس میں خوب حل کردیں۔ جب اچھی طرح حل ہو جائیں تو باریک کاٹا ہوًا ادرک اس میں ملادیں۔ اسکے بعد اس کی چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنالیں۔ پھر برتن میں گھی ڈالکر ہلکی ہلکی آنچ پر سرخ کرلیں۔ نہایت عمدہ اور لذیذ کباب تیار ہونگے۔ تازہ تازہ نوش فرمائیں (ممتاز اختر درجہ ثالثہ)

بزم مصباح

(۱) مچھلی کے کوفتے

گذشتہ پرچہ میں مچھلی کے کوفتے بنانے کی ترکیب دریافت کی گئی ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ مچھلی حسب ضرورت لیکر صاف کر کے دھولیں۔ پھر دیگچی میں تھوڑا سا پانی ڈال کر مچھلی اُبلنے کیلئے چُولھے پر رکھدیں۔ جب مچھلی کچھ گل جائے تو اُتار کر اسکے کانٹے علیحدہ کریں۔ پھر سل پر باریک پیس لیں۔ بعد ازاں سیاہ مرچیں اور نمک بہت کم اس میں ملائیں۔ اور اگر ہوسکے تو ایک انڈا بھی پھینٹ کر ملادیں تاکہ کوفتے پکتے وقت کھلیں نہ۔ خوشبو کیلئے سبز دھنیا یا اور کوئی مصالح بھی ڈال سکتی ہیں۔ ان چیزوں کے ملانے کے بعد حسب پسند کوفتے بنالیں۔ پھر گوشت میں ڈالنے کا سارا مصالحہ گھی میں بھُون لیں۔ جب اچھی طرح مصالحہ بھُن جائے۔ تو کوفتے ڈالدیں۔ اگر شوربا مطلوب ہو تو ضرورت کے مطابق پانی ڈال کر تھوڑی دیر پکنے دیں۔ ورنہ بھُون کر اُتار لیں۔ نہایت لذیذ کوفتے تیار ہوں گے۔

(احمدی بیگم قادیان)

(۲) گیسو دراز ہیئر آئل

۱۔ گو یہ نسخہ میرا آزمودہ تو نہیں مگر ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوًا ہے۔ تیل سرسوں ایک پاؤ۔ ہلیلہ زرد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تولہ - پوست ۲ تولہ + ترکیب - ہلیلہ اور پوست کو پیس کر کپڑے سے چھان لیں - پھر سرسوں کے تیل میں ملا دیں - اور چالیس دن پڑا رہنے دیں - ہر روز ہلاتے رہا کریں - یہ دونوں چیزیں حل ہو جائیں گی اور تیل قابل استعمال ہو جائے گا - اس کے روزانہ استعمال سے انشاء اللہ بال لمبے ہو جائیں گے +

ب - چائے کی پتیاں ایک چھٹانک -
ٹھنڈا پانی حسب ضرورت -

ترکیب :- چائے اُبالنے کے بعد جو پتیاں ضائع کی جاتی ہیں - ان کو ضائع نہ ہونے دیجئے بلکہ انکو "ایک چھٹانک" لیکر حسب ضرورت ٹھنڈے پانی میں تین دن تک بھگو رکھیں - اس کے بعد اُس پانی کو چھان لیں - اور پھر اُس پانی کے ساتھ سر دھویا جائے تو اس سے بھی بال لمبے اور خوبصورت ہو جاتے ہیں +

(ممتاز اختر دینیات کلاس درجہ ثالثہ)

(۳) بال جھڑنے کا علاج

ایک بہن نے بال جھڑنے کا علاج پُوچھا تھا - سو یہ کسی کا آزمودہ نسخہ ہے اور آسان بھی -

افیون ۲ رتی لے کر باسی پانی میں حل کر لیں اور پھر ناریل کا جسقدر تیل بالوں میں لگ سکے اس میں ملا دیں اور بالوں میں لگائیں - یہ خیال رہے کہ ناریل کا تیل عمدہ ہو - پندرہ روز تک روزانہ ایسا کریں - اس سے بال سیاہ ہوتے اور بڑھتے رہتے ہیں +

(زبیدہ بیگم شفقت دینیات کلاس درجہ اُولیٰ)

(۴) دردِ سر

ا - ایک بہن نے سر درد کا نسخہ طلب فرمایا ہے - مَیں ایک نسخہ تحریر کرتی ہوں - جو گو میرا آزمودہ تو نہیں لیکن شائد انہیں مفید ہو - اور وہ یہ کہ جلیبیوں کا شیرہ ایک یا دو ہفتہ تک صبح نہار مُنہ ایک چھٹانک روزانہ نوش فرمائیں - شیرہ وہ ہو جس میں سے جلیبیاں ڈال کر نکالی گئی ہوں + (رشیدہ ناصرہ درجہ ثالثہ)

ب - سر کو دہی یا سرسوں یا آملہ سے دھویا کریں - اور خالص آملہ کا تیل یا خالص سرسوں کا تیل استعمال کریں - علاوہ ازیں ہر روز رات کو سوتے وقت خشخاص کا تیل کافی مقدار میں لگا کر خوب ملیں یہاں تک کہ سارا تیل سر میں جذب ہو جائے - انشاء اللہ جلد آرام آجائیگا + (ا - س)

(۵) کامیاب تجربہ

محترمہ اقبال خانم صاحبہ قلعہ صوبا سنگھ نے کریم کا جو نسخہ بتایا تھا - وہ عند التجربہ بہت مفید ثابت ہؤا ہے - جزاہا اللہ احسن الجزاء + (ط - ب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶) دمہ

میرے والد بزرگوار شیخ عباد اللہ خان صاحب پلیڈر دھوری ریاست پٹیالہ عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار چلے آ رہے ہیں - گو حملہ گاہے بگاہے ہوتا ہے - لیکن شدید ہوتا ہے - اگر کسی بہن کو مفید نسخہ کا علم ہو تو مطلع فرمائیں + (سعیدہ خانم قادیان)

(۷) پتہ مطلوب ہے

نعیمہ یاسمین صاحبہ اپنے مکمل ایڈریس سے مطلع فرمائیں ۔ (امتہ السلام سکرٹری اشاعت مصباح سوسائٹی)

(۸) درخواستِ دُعاء

۱۔ تمام بہنوں کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ ہماری سالانہ امتحان میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دُعاء فرمائی جائے ۔

(طالبات دینیات کلاس درجہ ثالثہ قادیان)

۲۔ عاجزہ کی صحت دن بدن کمزور ہوتی جارہی ہے جس کا اثر زیادہ تر دماغ پر ہو رہا ہے۔ بہنیں میری صحت کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں ۔

(اقبال خانم قلعہ صوبا سنگھ)

لجنہ اماء اللہ دہلی کا تبلیغی جلسہ

۲۔ اپریل لجنہ اماء اللہ دہلی کا تبلیغی جلسہ بیرڈ روڈ پر منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ قطعات وغیرہ سے آراستہ تھا۔ حاضرات کی تعداد قریباً دوسَو تھی۔ معزز غیر احمدی اور ہندو بہنوں نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بیگم شفیع احمد صاحب، بیگم غلام حسین صاحب، مبارکہ صاحبہ اور مبارکہ صدیقہ صاحبہ کی تقریریں ہوئیں۔ مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے بھی مذہب کی ضرورت پر تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔ اختتام پر مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے میجک لینٹرن کے ذریعہ قادیان کی تصاویر دکھائیں۔ آپکی تقریر بھی بہنوں نے توجہ کے ساتھ سُنی۔ (خضر سلطان)

دلچسپ معلومات

برطانیہ کے محکمہ آثار قدیمہ کو لکڑی کے چند ٹکڑے جارجیا کے ایک سوداگر سے ملے ہیں۔ جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ صلیب کی اس لکڑی کے ہیں جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لٹکایا گیا تھا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ ایک عام انسان اپنی ساری عمر میں ایک لاکھ چھیالیس ہزار میل کا فاصلہ چلتا ہے۔ گویا کرۂ ارض سے چھ گنا۔ ایک لاکھ ستر ہزار ٹن آٹا اور ایک ہزار آٹھ سَو من گوشت کھاتا ہے۔ نو ہزار گیلن پانی و دیگر مشروبات پیتا ہے ۔

جنوبی امریکہ کے بعض حصوں میں ایک درخت پایا جاتا ہے۔ جسے وہاں کے لوگ اپنی زبان میں ساپوکایا کہتے ہیں۔ اس کے پھل کو لوگ جلاکر تاپتے ہیں۔ اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اس میں نہ دُھوآں ہوتا ہے نہ بُو۔ یہ پھل موم بتی کی طرح آہستہ آہستہ جلتا رہتا ہے۔ اور کافی روشن ہوتا ہے ۔

یورپ میں آمد و رفت کی کثرت کے باعث

سڑکوں کے حادثات میں روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔ اس لئے فوری انتظام کی خاطر جرمنی میں یہ طریق ہے۔ کہ تمام سڑکوں پر جابجا بڑے بڑے صندوق نصب کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان میں ضروری سامان مجروحین کو فوری امداد پہنچانے اور ہسپتال میں منتقل کرنے کا رہتا ہے۔ اسکی کنجی اُس سڑک پر ڈیوٹی والے سپاہی کے پاس رہتی ہے۔ جس وقت کوئی حادثہ پیش آتا ہے فوراً اس صندوق سے ضروری سامان نکال کر مجروح کی امداد کی جاتی ہے +

سکسنی کے ایک شہر میں ٹیکس نہ ادا کرنے والوں کے لئے عجیب و غریب سزا مقرر ہے۔ جو لوگ ٹیکس ادا نہیں کرتے۔ ان کی ایک فہرست مرتب کر کے شہر کے تمام ہوٹلوں میں بھیج دی جاتی ہے۔ اور ہوٹلوں والے قانوناً مجبور ہوتے ہیں۔ کہ ایسے آدمیوں کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نہ کریں۔ اور نہ انہیں کھانا کھلائیں۔ اگر کسی ہوٹل والا اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسے سخت سزا دی جاتی ہے + (دور جدید)

ایک باشندہ پرتگال نے ایک ایسا روغن ایجاد کیا ہے جس پر آگ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ موجد کی رائے ہے۔ کہ یہ روغن حسب ضرورت ہر رنگ میں ملایا جاسکتا ہے۔ اور پھر خوبی اس میں یہ ہے کہ اس روغن کے ملانے سے اصلی رنگ میں ذرا بھی فرق نہیں آتا۔ اگر تجارتی لحاظ سے یہ روغن کامیاب ثابت ہوا۔ تو اس کا سب سے بیش بہا استعمال یہ ہوگا۔ کہ اس کو ہوائی جہازوں کے پینٹ یا رنگ کے ساتھ ملایا جائیگا۔ جس سے جہاز آگ لگنے سے محفوظ رہ سکیں گے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک روسی موجد نے ایک ریڈیو سیٹ ایجاد کیا ہے۔ جو چھڑی کے سرے پر لگایا جاسکتا ہے۔ چھڑی کے نیچے جو لوہے کی شام لگی ہوتی ہے وہ زمین کا کام دے گی۔ یہ ہر وقت ہاتھ میں رہ سکتا ہے۔ اور جب کبھی اور جہاں کہیں بھی گانا سُننا مطلوب ہو اس ریڈیو سے سُن سکتے ہیں +

سائنسدانوں نے یہ خیال کر کے کہ دستانوں کا محض ہاتھوں کو گرم رکھنا کافی نہیں۔ اس سے ایک دُوسرا فائدہ حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے چنانچہ انہوں نے ایسے دستانے ایجاد کئے ہیں، جو روشنی پہنچاتے ہیں۔ تاکہ تھکے ہوئے مسافر جب گھر لوٹ کر آئیں۔ تو وہ چابی یا قفل نہ ڈھونڈیں۔ اور موٹر کاروں کے مسافر اندھیرے میں پنکچر کی جگہ تلاش کرنے کے لئے تکلیف نہ اٹھائیں۔ یہ دستانے معمولی دستانوں کی مانند ہیں۔ لیکن انگوٹھے اور چوتھی انگلی کے درمیان ایک چھوٹا سا بجلی کا لیمپ چھپا رہتا ہے اور آستین کے آخر پر خشک بیٹری ہوتی ہے۔ اس لیمپ کو روشن کرنے کیلئے انسان کو چوتھی انگلی سے انگوٹھے کے سرے کو محض چھونا کافی ہوتا ہے اس طرح اندھیرے میں یہ ٹارچ یا لیمپ کا کام (دنیا جو کم اپریل)

پڑھو اور ہنسو

۱- ایک شخص دوست سے۔ مَیں نے اپنی بیوی سے کچھ کہا۔ اور اُس دن سے آجتک وہ مجھ سے نہیں بولی۔

دوست۔ بھائی خدا کے لئے مجھے بھی بتادو کہ تم نے کیا کہا تھا۔ تاکہ مَیں بھی اپنی بیوی سے کہوں۔ اس کی کاں کاں اور چائیں چائیں سے میرا ناک میں دم ہے ؃

۲- ماں۔ ارے میرا بچہ کیوں رو رہا ہے؟

خادمہ۔ مانگتا ہے۔۔۔۔۔"

ماں۔ تو جو مانگتا ہے دیتی کیوں نہیں۔۔۔

ارے یہ تو اور بلبلا اُٹھا۔

خادمہ۔ یہ بھڑ مانگتا تھا مَیں نے آپ کے حکم سے اس کے ہاتھ پر رکھدی۔ اور یہ اور زیادہ رونے لگا ؃ (صالحہ خاتون درجہ ثالثہ)

۳- ایک لڑکے کا جوتا چوری ہو گیا۔ اس نے کہا مولوی صاحب ایک گھنٹہ سے کفش ڈھونڈ رہا ہوں مگر وہ ملتا نہیں۔ مولوی صاحب جو مطالعہ میں محو تھے۔ سر جھکائے فرمانے لگے۔ بیٹا غیاث اللغات میں کاف کے باب میں ڈھونڈو مل جائے گا ؃

۴- ایک صاحب شتر خانہ میں منشی کی جگہ پر نوکر ہُوئے۔ دُوسرے روز کوئی افسر معائنہ کے لئے آیا۔ اور اس نے پوچھا تم کون ہو۔ وہ فوراً گھبرا کر بولے مَیں منشی خانہ کا شتر ہوں ؃

۵- اُستاد نے جماعت میں ایک سوال کیا۔ جو بچوں کی استعداد سے باہر تھا۔ یہ سُنکر ایک لڑکے نے دُوسرے لڑکے کے کان میں کہا۔ ہمارا اُستاد بھی کچھ اُلّو ہی ہے۔ اُستاد نے اُنہیں سرگوشی کرتے ہوئے دیکھ کر سمجھا کہ شاید جواب کے فکر میں ہیں۔ خوش ہو کر کہا۔ بیٹا شرمانے کی بات نہیں۔ ہاں زور سے کہو شاید درست ہی ہو ؃

(نصیرہ نزہت)

رُوسی ضرب الامثال

۱- "جب روپیہ بولتا ہے تو حق چُپ ہو جاتا ہے"۔

۲- "اللہ کے حضور نیکی لے کر حاضر ہو۔ اور حاکم کے سامنے روپیہ لے کر"۔

۳- "شادی محبت کی قبر ہے"۔

۴- "کانا اندھوں کا راجا ہوتا ہے"۔

۵- "بھیڑیئے کا ڈر ہے تو جنگل میں نہ جاؤ"۔

۶- "رشک، محبت کا بھائی ہے"۔

۷- "بیچنے والے کے لئے ایک آنکھ کافی ہے اور خریدنے والے کیلئے سَو آنکھوں کی ضرورت ہے"۔

۸- "بھیڑیوں کو سیر رکھو تاکہ بھیڑوں کی جان بچے"۔

۹- "ایک ہزار دوست بھی کم ہیں اور ایک دشمن بھی زیادہ ہے"۔

۱۰- "کبھی بکری بھی بھیڑیئے کو مار ڈالتی ہے"۔

۱۱- "زنگ لوہے کو اور غم دل کو تباہ کر ڈالتا ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکرانۂ ورودِ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیمؔ)

جفاؤں کی وہ مشق کرتے رہے
نہ جیتے رہے ہم نہ مرتے رہے

خطاؤں پہ اپنی پشیمان تھے
جفا پر نہ کچھ عذر کرتے رہے

جُدائی میں دم گرچہ گھٹتا رہا
مگر سانس پھر بھی گزرتے رہے

بڑھی حد سے فرقت تو مچلا یہ دل
مگر اسکو ہم رام کرتے رہے

بٹے تیرے ہاتھوں سے کوثر کے جام
مگر ایک ہم تشنہ مرتے رہے

کبھی تو بڑھیں گے ادھر بھی یہ ہاتھ
اِس اُمّید پر صبر کرتے رہے

نہیں تھے ترے سامنے کچھ بھی ہم
مگر دم تو الفت کا بھرتے رہے

ہمیں گرچہ تُو نے بھلائے رکھا
مگر تجھکو ہم یاد کرتے رہے

کبھی ہوگی پُوری تمنّائے دید
اِسی آس پر دِن گزرتے رہے

ہُوئے بند جب سب امیدوں کے در
وفا پر تری ناز کرتے رہے

بالآخر بدل ڈالا نالوں نے رنگ
فلک میں بھی روزن وہ کرتے رہے

صلہ آج پایا دُعاء کا شمیمؔ
کہ دارُالاماں میں ہے جسمِ اثیم

علم کی تعریف اور جہالت کی مذمّت

کے متعلق

ایک دلچسپ مکالمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک پڑھی لکھی لڑکی بغل میں اپنی کتابیں دبائے علم کی تعریف میں چند اشعار پڑھ رہی ہے۔

ایک ناخواندہ لڑکی اس کو اشعار پڑھتے سُنتی ہے تو حیران ہو کر اس سے دریافت کرتی ہے۔ اے بہن یہ تُو سُریلی آواز سے کیا پڑھ رہی تھی؟

خواندہ لڑکی۔ مَیں علم کی تعریف میں ایک نظم پڑھ رہی تھی۔ کاش آپ بھی اسے سمجھ سکتیں اور آپ کو بھی معلوم ہوتا کہ علم حاصل کرنے کے کیا کیا فوائد ہیں۔ اور محروم رہنے کے کیا کیا نقصانات۔

ناخواندہ لڑکی۔ بہن نہ معلوم تُو کیا نحویوں جیسا کلام پڑھ رہی ہے۔ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں۔ کہ مَیں بھی نحویوں جیسی باتیں سیکھوں۔

خواندہ لڑکی۔ آپ ایسا مت کہیں۔ یہ نظم تو علم کی تعریف میں تھی جسے صرف پڑھے لکھے لڑکے اور پڑھی لکھی لڑکیاں ہی سمجھ سکتی ہیں۔ آپ بھی علم حاصل کریں تاکہ ہر وہ بات جو آپ سُنتی ہیں۔ سمجھ سکیں۔

ناخواندہ لڑکی۔ مجھے کیا ضرورت ہے۔ کہ مَیں علم حاصل کر کے خواہ مخواہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالوں اور جسم کو مختلف بیماریوں کا شکار بناؤں۔ مجھے کیا ضرورت پڑی ہے جبکہ مَیں عمدہ سے عمدہ کھانے کھاتی ہوں۔ اور بیش قیمت لباس زیب تن کرتی ہوں۔ اور میری صحت ہمیشہ اچھّی رہتی ہے۔ اور میری والدہ ایسی اچھّی ہیں کہ مجھے کبھی کوئی کام نہیں کرنے دیتیں۔

خواندہ لڑکی۔ میری بہن ذرا سنیں۔ جس طرح زندگی کے لئے انسان کو رُوح کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جس طرح درختوں کو سرسبز و شاداب رکھنے کیلئے پانی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح انسان کو علم کی ضرورت ہے۔ عقلمند انسان وہ نہیں جو کھانے کے لئے زندہ رہتا ہے۔ بلکہ عقلمند وہ ہے۔ جو اس لئے کھاتا ہے تا زندہ رہے۔ اور ادب و انسانیت سے اپنے آپکو آراستہ کرے۔ اور اخلاقِ فاضلہ کا کڑا مضبوطی سے پکڑے۔ ادب و انسانیت اور اخلاق فاضلہ کے حصول کا بجز علم کے اور کوئی راہ نہیں۔ پھر آپ یہ کہتی ہیں کہ میری صحت اچھی ہے۔ حالانکہ صحت بھی علم کے راستے پر گامزن ہونے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ جاہل لوگ غیر مفید کام کرتے ہیں اور وہ کھانا بھی

اس طرح کھاتے ہیں۔ جو صحت کو بگاڑنے کا موجب ہوتا ہے۔ وہ اچھا بُرا کھائے چلے جاتے ہیں انہیں معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کس قسم کی چیزیں کھانی چاہئیں۔ پھر اگر وہ بیمار ہو جائیں۔ تو علم ہی ہے جو انہیں مہلک بیماریوں کے پنجہ سے چھڑا سکتا ہے۔

ناخواندہ لڑکی۔ اچھا پھر یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟

خواندہ لڑکی۔ یہ مدرسے کی کتابیں ہیں انہی کے ذریعے میں علم حاصل کرتی ہوں۔ اور انہی کے ذریعے میں اپنی دوسری بہنوں پر گوئے سبقت لے جاتی ہوں پس اگر آپ بھی چاہتی ہیں کہ اس خوش بختی اور سعادت میں سے حصّہ لیں۔ تو آئیں میرے ساتھ مدرسہ چلیں جس سلک میں میں پروئی ہوئی ہوں۔ آپ بھی اپنے آپکو پرو لیں تا آپ بھی کامیابی حاصل کریں۔

ناخواندہ لڑکی۔ مجھے تو تیری باتوں کی سمجھ نہیں آتی۔ اور نہ ہی میں سمجھنا چاہتی ہوں۔ کیا تم یہ چاہتی ہو۔ کہ میں بھی تمہاری طرح صبح سویرے بغیر نیند پورے کئے اُٹھ کھڑی ہوں اور اپنی کمر پر بستہ لادے جلدی جلدی مدرسے بھاگوں۔ اس ڈر سے کہ اگر دیر ہوگئی تو کہیں ہیڈ مسٹرس مجھے سزا نہ دے۔ اور میری عمدہ صحت مطالعہ کی نذر ہو جائے۔ کیا تیرا یہ مطلب ہے کہ میں بھی تیری طرح سوکھ کر کانٹا ہو جاؤں۔ تو بتا تو سہی کہ کس بل بوتے پہ تو مجھے علم حاصل کرنے کی ترغیب دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرے والدین دولتمند ہیں۔ اور مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ کہ میں کوئی ڈپلوما حاصل کروں یا حکومت میں کوئی خدمت سرانجام دوں۔

خواندہ لڑکی۔ بہن بیوقوف نہ بنو۔ اور اپنے خاندان کی دولت و ثروت اور اپنی طاقت اور اپنے جسم کے موٹاپے پر فخر نہ کرو۔ کیونکہ یہ وہ چیزیں نہیں ہیں جن کی انسان کو اپنی زندگی میں ضرورت ہوتی ہے۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ انسان اپنی دو چھوٹی چیزوں کے ساتھ ہے۔ دل اور زبان۔ اگر انسان اپنے جسم کی بڑائی کی وجہ سے اور اپنے اعضاء کے مضبوط ہونے کیوجہ سے بزرگ کہلا سکتا۔ تو انسان سے تو پھر حیوان ہی بہتر ہوتا۔ پڑھی ہوئی لڑکی تو اپنی بزرگی کو اپنی کوشش سے قائم کرتی ہے۔ لیکن جاہل لڑکی اپنے باپ دادا کی بزرگی اور وجاہت کو بوجہ اپنی کم عقلی کے ضائع کر دیتی ہے۔ پڑھی ہوئی لڑکی اس امر سے بخوبی واقف ہوتی ہے کہ اپنی بزرگی و شرافت کی کیسے حفاظت کیجاتی ہے۔ اس لئے وہ اپنے آپکو مناسب حال مقام پر فائز کر لیتی ہے۔ لیکن جاہل اپنے آپکو اُلٹا ہلاکت میں ڈال لیتی ہے۔ اور پڑھنے کی یہ غرض تو نہیں ہے کہ ڈپلوما حاصل کیا جائے یا حکومت میں کوئی خدمت سرانجام دی جائے۔ جیسا کہ تو گمان کرتی ہے۔ علم سیکھنے کی واحد غرض و غایت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس اور دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچا سکے۔

اتنے میں اُستانی صاحبہ آجاتی ہیں۔ اور وہ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرتی ہیں۔ ان کا فیصلہ قطعی قرار پاتا ہے۔

اُستانی۔ اے لڑکیو! تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اتنی دیر سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھگڑ رہی ہو۔ اصل بات کیا ہے؟

خواندہ لڑکی۔ اُستانی جی کیا یہ درست ہے۔ کہ ایک لڑکی اپنے والدین کی دولت و ثروت پر فخر کرے اور علم حاصل کرنے والی لڑکیوں پر اعتراض کرے کہ انہوں نے بیفائدہ پڑھ پڑھ کر اپنے آپ کو کمزور کر لیا ہے۔ اور یہ کیسی بیہودہ دلیل ہے جو ناخواندہ لڑکیاں پیش کرتی ہیں۔

اُستانی۔ اے لڑکیو! میری بات کان دھر کر سنو میں تمہارے درمیان قطعی فیصلہ کرونگی۔ علم ایک نُور ہے جس سے عقلمند لوگ روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص اپنے مقصد کو پہنچتا ہے۔ لڑکیاں اسی کے ذریعے رسوم و رواج کے ظلمات میں سے صحیح سلامت پار ہوتی ہیں۔ اپنے آپ کو مہلک بیماریوں میں پڑنے سے بچانے کے لئے یہ ایک تیر بہدف دوا ہے۔ اسی کے ذریعے ہر قسم کی تکالیف دُور ہوتی ہیں۔ انسان کی رُوح کی بہترین غذا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اسی کے ذریعے انسان دونوں زندگیوں میں سعادت حاصل کرتا ہے۔

(اُستانی ایک نظم پڑھکر سُناتی ہے) علم ہی ہے جس سے زندہ قومیں اپنے تعلقات کو وسیع کرتی ہیں۔ انہوں نے اپنے علم کے کڑے کو نہایت مضبوطی سے پکڑا۔ اس کی تحصیل میں کوشش کرتے رہے۔ اسی وجہ سے وہ عزت کے بلند مقام پر فائز ہوئیں۔ لیکن جنہوں نے اس سے مُنہ موڑا۔ انہوں نے اپنے آپکو ذلت کے گڑھے میں گرا لیا۔ اور وہ اپنی جہالت سے ذلیل ہو گئیں۔

بڑی بڑی قومیں جب ان کے انتظام میں بدانتظامی اور ابتری پھیل جاتی ہے۔ ان کے اُوپر ان کے دشمن غلبہ پا لیتے ہیں تو ان کے ضعف کا سبب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ ان کے جانشین محض جاہل ہوتے ہیں۔ کیا تُو نے دیکھا ہے کہ کسی جاہل نے کوئی مفید کام کیا ہو۔ یا اُس نے ایسے اُمور پر غور کیا ہو جس سے بلندی و مراد حاصل کرنے کے راستے آسان ہو گئے ہوں؟ کیا تُو نے کبھی سُنا کہ ایک عقلمند پڑھی ہُوئی لڑکی کی اُمیدیں ناکام ہُوئی ہوں یا اسکا حال بُرا ہُوا ہو؟ وہ ڈاکٹر جنہوں نے امراض کے بھیدوں کو معلوم کیا اور فائدہ مند علاج معلوم کئے اور فائدہ دینے والی اور ضرر دینے والی دوائیوں کے خواص معلوم کئے۔ کیا یہ سب کے سب جاہل تھے؟ وہ علماء جنہوں نے بخارات و بجلی کی خوبیاں معلوم کیں۔ اور جنہوں نے ہوا میں اُڑنے اور سمندر پر تیرنے کی چیزیں ایجاد کیں۔ کیا یہ سب کے سب جاہل تھے؟ اور وہ جنہوں نے دُوربین اور ٹھوس متحرک چیزیں اور ٹھوس بولنے والی چیزیں اور کیمرے وغیرہ اور مقیاس الحرارت ایجاد کئے کیا نا سمجھ تھے؟ اور وہ لوگ جنہوں نے حکومتیں کیں اور لشکروں کی عزم و استقلال کے ساتھ کمانڈ کی۔ اور ان کی اعلیٰ تربیت کی۔ کیا سب جاہل ہی تھے؟ وہ لوگ جو تمام عقلی فنون میں فوقیت لے گئے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنی روشن رائے کے ساتھ شرعی اُمور کا احاطہ کیا۔ اور لوگوں کو ہدایت کے راستے پر درستی سے چلا گیا وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب کے سب کُند ذہن ہی تھے؟ کیا تُو نے کسی ایسے شخص کو دیکھا جس نے کوئی مفید کام سرانجام دیا ہو۔ سوائے علم کے نُور سے منور ہونے والے شخص کے؟ اور کیا تُو نے کسی ایسے شخص کو کبھی دیکھا جس نے اپنے آپکو ہلاکت میں گرایا ہو۔ سوائے جاہل کے؟

اگر تُو اپنے اباء و اجداد کی دولت و ثروت پر فخر کرتی ہے۔ تو یہ مادی چیز ہے۔ جسے کوئی بقا نہیں۔ لیکن علم کی دولت ایسی ہے۔ جو فنا نہیں ہوتی۔ بلکہ زیادہ ہی ہوتی ہے۔

اگر تُو اپنی قوت پر فخر کرتی ہے۔ تو دنیا میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں۔ جو تجھ سے زیادہ قوت والے ہیں۔ وہ تجھ پر غلبہ پا سکتے ہیں۔ لیکن علم کی قوت کبھی مغلوب نہیں ہوتی۔

اس پر ناخواندہ لڑکی کو بھی یقین آگیا اور اس کا دل علم سیکھنے کی طرف مائل ہوگیا۔ چنانچہ وہ اپنے والدین کے پاس گئی۔ تاکہ وہ اسے مدرسے میں داخل کردیں۔ اور وہ بھی معارف و علوم کی غذا حاصل کرے ٭ (ترجمہ عربی)

جواہر ریزے

۱۔ مومن لوگوں کے گند دھونے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔
۲۔ ایمان کا نور بدکار کے چہرہ پر درخشندہ نہیں ہوسکتا۔
۳۔ سلامتی کا چشمہ خداتعالیٰ کی صفات کی پیروی ہے۔
۴۔ دین و دنیا میں ہلاک کرنے والا زہر انبیاء کی توہین ہے۔

(از کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

واقعاتِ عالم

(۱) انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی لڑکیوں کو خواہ وہ مدرسہ میں پڑھ رہی ہوں یا کالجوں اور یونیورسٹیوں میں۔ سرکاری طور پر متنبہ کردیا گیا ہے کہ وہ اپنے بالوں میں نہ تو شکن ڈالیں نہ ان کی لٹیں بنائیں نہ ان میں کسی قسم کا خضاب لگائیں۔ اسی طرح لپ سٹک (ہونٹوں پر لگانے کا رنگ) پوڈر۔ کریم اور دوسری آرائشی چیزوں کا استعمال حکماً ممنوع قرار دیا گیا ہے ریشمی موزے پہننے اور زیورات کے استعمال کی بھی ممانعت کردی گئی ہے۔

(۲) امرتسر کی ایک عدالت میں دھوکہ دہی کے ایک عجیب مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔ مدعی کا بیان ہے کہ میری عورت اپنے میکے ملنے کے لئے گئی۔ اور چند ماہ وہاں رہی تو سسرال والوں نے اسکی شادی ایک اور شخص کے ساتھ کردی اور اسے کہا کہ تمہارا پہلا خاوند مرچکا ہے۔ حالانکہ میں زندہ ہوں۔ مہربانی کرکے میری بیوی مجھے واپس دلائی جائے۔

(۳) مسٹر دونی چند نے پنجاب اسمبلی میں ایک بل پیش کرنیکا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مفاد ہندو مردوں کو پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرنے سے روکنا ہے۔ بل کا لب لباب یہ ہے کہ مندرجہ ذیل صورتوں کے سوا کوئی ہندو مرد ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرنے کا مجاز نہ ہو (۱) جبکہ کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرد کے ساتھ کسی لڑکی کی شادی دھوکے سے کر دی گئی ہو۔ اور دھوکے کا پتہ لگنے پر اُس نے فوراً کارروائی کی ہو۔ (۲) جبکہ عورت بد اخلاقی کی زندگی بسر کرتی ہو۔ (۳) جبکہ شادی کے دس سال بعد تک بیوی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہو۔ اور تین سند یافتہ لیڈی ڈاکٹروں کا بورڈ یہ قرار دے دے کہ بیوی بچے پیدا کرنے کے ناقابل ہے۔ اگر بیوی بانجھ قرار دیجائے تو دوسری شادی کرنے کی صورت میں خاوند کو اپنی جائیداد اور آمدنی کا تیسرا حصہ پہلی بیوی کو دینا ہوگا۔

(۴) دو عورتیں ایک امریکن اور ایک اطالوی ۲۵ مارچ کو کوئٹہ پہنچیں۔ یہ دونوں عورتیں نومبر کے شروع میں اٹلی سے روانہ ہوئی تھیں۔ اور انہوں نے ہندوستان تک خشکی کے راستہ سے تمام سفر طے کیا ہے۔ یہ عورتیں تمام ہندوستان کا دورہ کرنا چاہتی ہیں۔ اور تین ماہ ہندوستان میں قیام کرنیکے بعد خشکی کے راستے سے ہی اٹلی واپس جائینگی۔

(۵) ۱۶ مارچ کو شاہزادہ شاپور محمد رضا پہلوی ولی عہد ایران کی شادی شاہ فاروق کی ہمشیرہ شہزادی فوزیہ کے ساتھ دھوم دھام سے منائی گئی۔ ولیعہد ایران کے سفر مصر کے حالات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ راستے میں ہر جگہ آپ کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ یکم مارچ کو آپ عراق سے گزرے۔ تو حکام اور عوام دونوں نے جوش محبت کا ثبوت دیا۔

(۶) نئی دہلی ۲۸ مارچ گورنر جنرل نے مسٹر کاظمی کے خلع بل کو جو مرکزی اسمبلی میں پاس ہوا ہے منظور کر لیا ہے۔ خلع کا قانون ۱۷ مارچ سے تمام ہندوستان میں نافذ ہو گیا ہے۔

(۷) نئی دہلی۔ ۲۸ مارچ۔ مرکزی اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۲۳ مارچ میں یہ ترمیم ۴۹ کے مقابلے میں ۵۶ ووٹوں کی کثرت سے منظور ہو گئی۔ کہ آئندہ پوسٹ کارڈ کی قیمت تین پیسے کی بجائے دو پیسے کر دی جائے۔

(۸) کراچی۔ ۵ اپریل سندھ اسمبلی میں ایک ہندو ممبر کی طرف سے شادی بیاہ کے موقع پر جہیز کی حد بندی کر دینے کے لئے ایک بل پیش ہے۔ سلیکٹ کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ پانچ سو سے زائد قیمت کا جہیز دینے کی ممانعت کر دی جائے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

(۹) لاہور ۸ اپریل۔ انارکلی پولیس نے دیوان پرنٹنگ پریس لاہور پر چھاپا مار کر غلام محمد لاہوری مقیم پیغام بلڈنگس کی کتاب "بیعت رضوان کی حقیقت" کی کچھ کاپیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور پریس کیپر سے ایک نوٹس کی تعمیل کرائی جسمیں ذکر تھا کہ پریس کی پانچ سو روپیہ کی ضمانت حکومت پنجاب نے ضبط کر لی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پریس سے نئی ضمانت بھی طلب کیگئی ہے۔ اس کتاب میں غلام محمد مذکور نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان میں سخت بدزبانی کی تھی۔

(مرتبہ ناصرہ طاہرہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ننھی بچّی کی یاد میں

کچھ عرصہ گذرا میری اہلیہ ایک دن جبکہ اپنی بچّی عزیزہ رشیدہ مرحومہ کی قبر پر گئیں۔ جو ۵ و ۶ ستمبر ۱۹۳۶ء کی درمیانی شب تولد ہوئی تھی اور ۷ مارچ ۱۹۳۷ء کو بعمر چھ ماہ ایک ہفتہ بعارضہ نمونیہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئی۔ تو اُس کی بڑی بہن عزیزہ مسرّت ساتھ تھی۔ اس کی دو ایک باتوں سے اُن کے دل میں جو جذبات پیدا ہوئے۔ وہ بعض ٹوٹے پھوٹے اشعار کی صورت میں اُن کی زبانِ قلم پر آگئے۔ یہ اشعار ایک عرصہ تک بغیر اصلاح میرے پاس پڑے رہے۔ مگر اب مجھے خیال آیا کہ بجائے اپنے پاس رکھنے کے بہتر ہے کہ ان اشعار کو دُعاء کی تحریک کی غرض سے مصباح میں شائع کرادوں۔ چنانچہ یہ اشعار مناسب اصلاح کے بعد درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ اس بچّی کو جو بہشتی مقبرہ کے ساتھ والے قبرستان میں مدفون ہے ہمارے لئے فرط بنائے۔ اور اپنے بے انتہا فضلوں سے ہمیں اور اسے حصۂ وافر عطاء فرمائے۔ (ایڈیٹر)

اے مری پیاری رشیدہ، تجھ پہ ہو جاؤں نثار
آملونگی مَیں بھی تجھ سے کر ابھی کچھ انتظار

آہ یہ دُنیائے دُوں رہنے کے قابل ہی نہیں
دامنِ راحت ہے خارِ حزن سے یاں تار تار

ہے فریبِ آنکھ جلوہ ریزئی لیل و نہار
زِندگی کی تہ میں پنہاں ہے ہلاکت کا شرار

عارضی خوشیاں ہیں سب وقتی ہیں سارے ولولے
مَوت ہے صیّاد تو انسان ہے اُس کا شکار

صاحبِ فہم و ذکا دُنیا میں ہے وُہ مَردِ حق
جو خُدا کی بارگاہ میں جھک رہا ہو بار بار

جب سے اَے پیاری رشیدہ مجھ سے تو رخصت ہُوئی
چینِ دِل جاتا رہا چھینا گیا میرا قرار

وہ ترا رونا تڑپنا آہ وہ سخت اضطراب
یاد آ آکر مجھے رکھتا ہے پہروں سوگوار

ہے دُعا ہر دم یہی جنّت میں تو پھُولے پھلے
تجھ پہ ہر آں ہو نزولِ رحمتِ پروردگار

ڈھانپ لے فضلوں سے اُسکو اے خدائے ذوالمنن
گود میں اُسکو اُٹھالے اے مرے حاجت برآ

مجھکو بھی آفات سے محفوظ رکھیو اے خدا
تُو ہی ہے دِلدار میرا تُو ہی میرا غمگسار

تیرے حکموں پر عمل کرتی رہوں میں ہر گھڑی
نخلِ ایماں یا الٰہی ہو ہمیشہ پُر ثمار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی قربانی کی شاندار مثال

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ بنت عبدالملک بن مروان کی شادی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے ہوئی۔ فاطمہ اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے زیادہ عقلمند گنی جاتی تھیں اور وہ متقی بھی بہت تھیں۔ انہوں نے اپنی عمر کے ابتدائی ایام نہایت آرام اور خوشحالی میں گذارے۔ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلافت پر متمکن ہوئے۔ تو انہوں نے فاطمہ سے کہا کہ اگر تُو میرے پاس رہنا چاہتی ہے۔ تو تجھے اپنا سارا مال مسلمانوں کے بیت المال میں داخل کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہ مال تو پہلے ہی مسلمانوں کا ہے۔ فاطمہ نے بڑی خوشی سے اپنا تمام مال مسلمانوں کے بیت المال میں داخل کر دیا۔ لیکن جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات کے بعد فاطمہ کے بھائی یزید بن عبدالملک کو خلافت ملی۔ تو انہوں نے اپنی بہن سے کہا کہ بہن میں تیرا سارا مال تجھے واپس دیتا ہوں۔ فاطمہ نے جواب دیا۔ ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتی۔ میں کس طرح اپنے خاوند کی غیر حاضری میں اس کی نافرمانی کروں۔ جبکہ اس کی زندگی میں میں نے کبھی نہیں کی تھی۔

مالی قربانی کی یہ مثال ہماری جماعت کی خواتین کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اُن کے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف ہوں +

اطاعتِ شوہر

اسماء بنتِ یزید انصاری ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئی۔ اور آکر کہنے لگی۔ یارسول اللہؐ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مَردوں اور عورتوں کی طرف حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ اور ہم سب آپ پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن ہم عورتیں گھروں میں ہی بیٹھی رہتی ہیں۔ اور مَردوں کو جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنے کی۔ اور مریضوں کی عیادت کرنے کی۔ اور جنازے پڑھنے کی اور حج پر جانے کی فضیلت دی گئی ہے۔ مزید براں مَرد اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی کرتے ہیں۔ لیکن یارسول اللہ اسکے مقابلہ میں جب سب مَرد حج کرنے کے لئے چلے جاتے ہیں یا جہاد کرنے کے لئے نکلتے ہیں تو ہم ہی اُنکے اموال کی حفاظت کرتی ہیں۔ اُن کے کپڑوں کے لئے سُوت کاتتی ہیں۔ گھروں کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور اولادوں کی پرورش کرتی ہیں۔ تو یارسول اللہؐ کیا ہم مَردوں کے ساتھ انکی بھلائی اور نیکی میں حصہ دار نہیں ہونگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسماء جو عورت بھی تمہیں ملے۔ اُسے میرا یہ پیغام پہنچا دو۔ کہ خاوند کے حقوق کو مدّنظر رکھتے ہوئے اُسکی اطاعت سب سے بہتر ہے۔ اور اس کی فرمانبرداری کا صلہ ہی ان سب کاموں کے برابر ہے۔ لیکن بہت تھوڑی عورتیں ہیں۔ جو خاوندوں کے حقوق بجالاتی ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حل طلب معمہ

X	۶	۵	۴	۳	۲	X	۱
X	X	۱۱	۱۰	۹	X	۸	۷
۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	X	۱۴	۱۳	۱۲
۲۵	۲۴	۲۳	X	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۲۹	X	۲۸	۲۷	X	X	X	۲۶
X	۳۴	X	X	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰
۴۱	۴۰	X	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵

اوپر سے نیچے

۱۔ حضرت مسیح موعودؑ کی ایک مشہور کتاب۔
۸۔ ایک جانور کا نام۔
۴۔ چاند۔
۳۔ آزاد انسان۔
۵۔ جس پر حکومتوں کا دار و مدار ہے۔
۱۷۔ افسوس۔
۱۸۔ کرنا
۳۱۔ بکری
۳۴۔ ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا مخفف نام

دائیں سے بائیں

۲ ایک مایۂ ناز و قابل فخر ہستی
۷۔ دُنیا کو دُنیا سے غافل کر دینے والی۔
۹ بھید۔
۱۲۔ ایک سیال چیز۔
۱۹۔ خدا تعالیٰ کا ایک نام۔
۲۳۔ بلند کرنا۔ ۲۷۔ موسم۔
۳۰۔ مصیبت، بوجھ۔
۳۵۔ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مخلص صحابی کا نام۔
۴۰۔ پانی۔

مندرجہ بالا معمہ تھوڑی سی محنت کے بعد آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ اس کا طریق بھی بہت آسان ہے۔ فرض کیجئے اگر نمبر ۱ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالۂ اوہام ہو۔ تو نمبر ۱ کی جگہ الف ہوگا۔ نمبر ۷ کی جگہ ز۔ اور اس طرح نمبر ۳۵ تک اس کتاب کے حروف ختم ہوں گے۔ اسی طرح دائیں سے بائیں معمہ کو حل کریں۔ اور معمہ حل کر کے بجائے نمبروں کے حروف لکھدیں۔ مثلاً نمبر ۹ میں بھید کی بجائے آپ نے راز لکھنا ہے۔ نمبر ۹ میں ر لکھیں۔ نمبر ۱۰ میں الف، اور نمبر ۱۱ میں ز لکھیں۔

ہر حل کے ساتھ ایک پیسہ کا ٹکٹ ارسال کریں۔ انعام بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم ہوگا۔

(محمودہ ثروت معرفت ایڈیٹر مصباح)

کیا آپ بتا سکتی ہیں؟

(۱) میں نے دو گھڑیاں اتوار کو رات کے بارہ بجے درست کر کے چلائیں لیکن ایک گھڑی روزانہ پانچ منٹ سُست ہو جاتی ہے اور دُوسری پانچ منٹ روزانہ تیز ہو جاتی ہے۔ بتاؤ وہ دونوں ٹھیک وقت کب دیں گی۔

(۲) ایک درخت پر کبوتروں کے دو گروہ بیٹھے تھے۔ اُن میں سے ایک گروہ نے دُوسرے کو کہا کہ اگر تم میں سے ایک کبوتر ہمارے گروہ میں آجائے تو ہم تم سے دوگنے ہو جائیں گے۔ دُوسرا گروہ بولا۔ اگر تُم میں سے ایک ہمارے گروہ میں آجائے تو ہم تمہارے برابر ہو جائیں گے۔ بتائیں دونوں گروہوں میں کتنے کتنے کبوتر تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۴۸۲۵

منکہ بلقیس بیگم زوجہ مشتاق احمد صاحب ایم۔ ایس سی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا مہر مبلغ بارہ سو -/۱۲۰۰ روپیہ ہے۔ جس میں سے مبلغ سات سو -/۷۰۰ روپیہ بصورت زیور میں وصول کر چکی ہوں۔ مگر وہ زیور میرا چوری ہو گیا تھا۔ اور اسی کی قیمت کا روپیہ سرکاری ذریعہ سے مبلغ سات سو -/۷۰۰ مجھکو مل گیا ہے۔ جو میرے پاس موجود ہے۔ باقی پانصد ۵۰۰ روپیہ مہر میں سے میرے شوہر کے ذمہ ہے جو قابل وصول ہے۔ اس زر مہر مبلغ بارہ سو -/۱۲۰۰ روپیہ میں سے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس حصہ وصیت کردہ میں سے جسقدر روپیہ میں اپنی زندگی میں ادا کرونگی۔ وہ حصہ وصیت سے منہا کر دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس میں سے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا یہ سات سو -/۷۰۰ روپیہ اس وقت ایک تعاونی کمیٹی قادیان میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ کمیٹی سے مجھ کو مل جائیگا۔ تو میں اس میں سے ۱/۹ حصہ سات سو -/۷۰۰ روپیہ کا ادا کرونگی۔ باقی پانچ سو روپیہ جب مہر کا مجھے وصول ہو جائے گا اُس وقت اس میں سے ۱/۹ حصہ پانصد کا دیدونگی۔ لہذا یہ وصیت لکھدی ہے۔ منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ بلقیس بیگم موصیہ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ مشتاق احمد شوہر موصیہ بقلم خود

گواہ شد:۔ میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق خسر موصیہ بقلم خود۔

مصنوعی سلک

آرٹیفشل سلک کو دھوتے وقت نہایت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر دھوتے وقت بے احتیاطی برتی جائے۔ مثلاً بھیگے کپڑے کو زور سے کھینچا جائے۔ یا نچوڑا جائے۔ تو سلک کے تار جُدا ہو جاتے ہیں۔ ان کے کھینچنے سے کپڑے میں سُوراخ ہو جاتے ہیں۔ اسے پتھر وغیرہ پر ہرگز نہ مارنا چاہیئے۔ سب سے اہم احتیاط یہ ہے کہ پانی بہت گرم نہ ہونے پائے۔ نیم گرم پانی مناسب ہے ان کپڑوں کو زیادہ دیر تک پانی میں بھگوئے رکھنا بھی نقصان سے خالی نہیں۔ نیم گرم پانی میں پہلے صابن حل کر لیں اور کپڑے کو اس میں ڈالکر اچھی طرح ملیں۔ تاکہ میل دُور ہو جائے۔ پھر دو یا تین مرتبہ صاف پانی سے دھوئیں۔ جب اچھی طرح سے پاک ہو جائے۔ تو ایک خشک تولیئے میں اس بھیگے ہوئے آرٹیفشل سلک کو ہر طرف سے لپیٹ کر آہستہ آہستہ نچوڑیں یا کسی وزن کے ذریعہ سے اس کا پانی نکال دیں۔ (تہذیب نسواں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیحدہ کے غلاف کے کونے پر حسب پسند نمونہ گلو بیک کار ڈھیں *

(ناصرہ طاہرہ بنت مولوی فخرالدین صاحب مرحوم قادیان)

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)